عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ ۔ شمارہ ۲۹

کیا قادیانیوں سے تعلقات جائز ہیں؟

دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث علماء کا متفقہ فیصلہ

مرزا طاہر اور امریکی کانگریس

انہوں نے حج کا زادِ راہ ایک مجبور خاتون کو دے دیا

خدا نے ان کا حج قبول کر لیا ۔ ایک ایمان افروز واقعہ

سیدنا خالد بن ولیدؓ جنہیں نطق نبوت نے اللہ کی تلوار کا لقب دیا

کیا یہ مذہبی رواداری ہے یا غیرت کا جنازہ

خبر اگرچہ پرانی ہے لیکن یہ

حکومت کے لئے لمحۂ فکریہ

ہے۔ اس سازش میں یقیناً

قادیانی گروپ کا بھی ہاتھ ہے

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور
بانی: حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر: مجید نظامی

لاہور، کراچی، راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

TUESDAY FEBRUARY 17, 1987

جلد ۴۷	منگل ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ، ۱۷ فروری ۱۹۸۷ء، ۵ پھاگن ۲۰۴۳ بکرمی	صفحات ۱۲	رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۹۹۹	شمارہ ۱۳۳
	فون نمبر ۳۰۲۰۵۰ تا ۵۴	قیمت: دو روپے		

لندن کے اعلیٰ حلقوں میں زیر بحث پاکستان کو توڑنے کی ناپاک سازش، ہانگ کانگ پلان

ہانگ کانگ کے بعد کراچی کو مغربی طاقتوں کا اڈہ بنانے کا منصوبہ

منصوبے کے تحت مہاجروں اور پٹھانوں میں تصادم کرایا گیا ہے۔ بہاریوں کو واپس لا کر مہاجروں کی بالادستی قائم کی جائیگی

عالمی بنک اور بعض دوسرے ادارے کراچی کے شہری اداروں کو سابق مشرقی پاکستان کی طرح براہ راست امداد دے رہے ہیں

لندن ۱۶ فروری (علی کیانی) پاکستان کی سالمیت کے خلاف ایک نئی سازش کا انکشاف ہوا ہے اور اعلیٰ پاکستانی حلقوں کے مطابق کراچی اور دوسرے شہروں میں حالیہ فسادات اس سازش کا نتیجہ ہیں ان حلقوں نے بتایا کہ اس سازش کو "ہانگ کانگ پلان" کا نام دیا گیا ہے اور اس کا مقصد کراچی کو پاکستان سے الگ کر کے اسے ایک جداگانہ مملکت کی صورت دینے کے بعد عالمی طاقتوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال کرنا ہے کیونکہ اس صدی کے آخر تک ہانگ کانگ عوامی جمہوریہ چین کو واپس مل جانے کے بعد عالمی طاقتوں کے لئے پورے خطے میں قدم جمانے کے لئے جگہ نہیں رہ جائی اس طرح مغربی ملکوں کو ایک نئے سیاسی فوجی اور اقتصادی اڈے کی ضرورت پیش آئے گی اور اس کے لئے کراچی سے زیادہ موزوں کوئی مقام نہیں بتایا گیا ہے۔ اس ناپاک سازش سے پہلے نئی مہاجر قومیت تیار کی جائے گی اور پھر مہاجروں اور دوسرے صوبوں کے لوگوں کے مابین تصادم کرایا جائے گا اس کی ابتدا کراچی میں مہاجروں اور پٹھانوں کے مابین تصادم سے ہو چکی ہے یہ تصادم آگے بڑھ کر پختونستان کی تحریک کو تیز کر سکتا ہے ان حلقوں کے مطابق بنگلہ دیش تو روس اور بھارت کی سازش کا نتیجہ تھا مگر کراچی منصوبے کو امریکہ کی حمایت حاصل ہے گو اس سازش کے پایہ تکمیل تک پہنچ جانے کے بعد پیدا ہونے والے حالات کے نتیجے میں روس کو بھی کچھ حصہ دیا جا سکتا ہے صوبہ سرحد کو روس اور سندھ و پنجاب کو بھارت کی تحویل میں

باقی صفحہ آخر ۷ نمبر ۵

بقیہ ۱۔ ہانگ کانگ پلان صفحہ اول سے آگے

دیا جا سکتا ہے جب کہ بلوچستان دونوں عالمی طاقتوں کی بندر بانٹ کا شکار ہو جائے گا اور اس میں ایران کو بھی حصہ دار بنایا جا سکتا ہے کراچی کو ہانگ کانگ بنا دینے سے مہاجروں کی الگ شناخت کی جا سکتی ہے کیونکہ مہاجرین تعلیم صنعت و حرفت اور اقتصادی زندگی میں نمایاں مقام رکھتے ہیں اس لئے وہ نئے انتظام کے تحت بالادستی حاصل کر لیں گے بنگلہ دیش سے اڑھائی لاکھ بہاریوں کو یہاں لا کر بسا دینے سے مہاجروں کو مکمل بالادستی حاصل ہو گی ان حلقوں نے کراچی اور سابق مشرقی پاکستان کی صورت حال میں مماثلت کی طرف بھی اشارہ کیا ہے تحریک بنگلہ دیش کے آخری دنوں میں مغربی ملکوں کے مالیاتی اداروں نے مشرقی پاکستان کے لئے جداگانہ مالی امداد مہیا کرنا شروع کر دی تھی جب کہ عالمی بنک اور بعض دوسرے عالمی اداروں نے کراچی میونسپل کارپوریشن اور کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے لئے براہ راست قرضہ دینے کے سمجھوتے کئے ہیں حالانکہ یہ دونوں ادارے قرضے واپس کرنے کے لئے درکار زر مبادلہ کمانے کی اہلیت نہیں رکھتے مگر منصوبے کے مطابق مغربی ملکوں کے بنکوں اور مالیاتی اداروں کو کراچی میں اراضی دی جا سکتی ہے جہاں وہ اپنے دفاتر قائم کر کے پورے خلیجی علاقے میں کاروبار کر سکتے ہیں بعض بنکوں نے تو کراچی میں اراضی حاصل کر بھی لی ہے ان باخبر حلقوں کے مطابق اس اعلان کی اطلاع کی تاحال تصدیق نہیں ہو سکی تاہم یہ پلان بعض اعلیٰ حلقوں میں بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔

روحانی سکون ملتا ہے

حافظ دین محمد ۔ بہاولنگر

میں ہر ہفتے باقاعدگی سے ختم نبوت کا انٹرنیشنل رسالہ پڑھتا ہوں۔ جس کو پڑھ کر دل کو روحانی سکون ملتا ہے اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں کون کارفرما ہے اور ان کے کیا عزائم ہیں ہم انشاء اللہ ان کے ناپاک عزائم کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد قبول کریں اور امید ہے کہ آئندہ ختم نبوت کے پروانے بھرپور انداز میں حصہ لے کر نبیﷺ سے محبت کا اظہار کریں گے۔ باقی میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح دلوں میں ختم نبوت کی محبت قائم رکھے اور قادیانیوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

ختم نبوت زندہ باد

مطب صدیقی
ھو الشافی

تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶	۱۷ تا ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ مطابق یکم تا ۷ جنوری ۱۹۸۸ء	شمارہ نمبر ۲۹

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید احمد اکبر صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	کینیڈا	
امریکہ	چوہدری محمد شریف تگوری	ڈنمارک	محمد ادریس	ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل	ناروے	میاں اشرف جاوید	ایڈمنٹن	عامر رشید
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن	افریقہ	محمد زبیر افریقی	مونٹریال	آفتاب احمد
لائبیریا	ہدایت اللہ شاہ	ماریشس	محمد اخلاص احمد	برما	محمود یوسف
ہالینڈ	اسماعیل قاضی	ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا		
سوئٹزرلینڈ	اے کیو انصاری	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ		
برطانیہ	محمد اقبال	بنگلہ دیش	محی الدین خان		

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ "
ایشیا — ۳۷۵ "

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ اے ساڑھے نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

کلمۂ حق

حجاج بن یوسف جب حج کو گیا تو ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی موجودگی میں کعبہ کے گرد زور سے لبیک کہتا ہوا طواف کر رہا ہے حجاج نے کہا اس شخص کو میرے پاس پکڑ کر لاؤ، وہ حاضر کیا گیا۔ حجاج نے پوچھا تو کن لوگوں میں سے ہے؟ اس نے کہا مسلمانوں میں سے۔ حجاج نے کہا میں یہ نہیں پوچھتا، اس نے کہا اور کیا مقصد ہے حجاج نے کہا کس شہر کا رہنے والا ہے، اس نے کہا یمن کا۔ حجاج نے پوچھا تو نے محمد بن یوسف (جو حجاج کا حقیقی بھائی تھا) کو کس حال میں چھوڑا؟ کہنے لگا بہت موٹا تازہ کثرت سے کپڑے پہننے والا، بہت کثرت سے سواری پر پھرنے والا، کبھی شہر کے اندر کبھی شہر کے باہر گھومنے والا، حجاج نے کہا میرا یہ سوال نہیں، اس نے کہا اور کیا مقصد ہے؟ حجاج نے کہا اس کی عادتیں کیسی ہیں؟ کہنے لگا جبر، ظالم، بڑا جابر، مخلوق کا مطیع، خالق کا گنہگار۔ حجاج نے کہا تجھے ایسی سخت باتیں کہنے کی ہمت کیسے ہوئی؟ جبکہ تو اس کا مرتبہ میری نگاہ میں (رشتہ داری کی وجہ سے) جانتا ہے، اس نے کہا کہ کیا تیرا مرتبہ تیری نگاہ میں اس سے زیادہ ہے جو میرا مرتبہ اللہ جل شانہ کی نگاہ میں ہے۔ میں اس کے گھر کی زیارت کے واسطے آیا ہوں، اس کے نبی کی تصدیق کرنے والا ہوں، اس کا فرض ادا کر رہا ہوں، اس کے دین کی اطاعت کر رہا ہوں! یہ سن کر حجاج چپ ہو گیا کچھ جواب نہ دے سکا، وہ آدمی واپس چلا گیا اور کعبہ کا پردہ پکڑ کر کہنے لگا اے اللہ تجھی سے پناہ مانگتا ہوں اور تجھی کو جائے پناہ بناتا ہوں، اے اللہ تیری کشائش ہی قریب ہے اور تیرا ہی احسان قدیم ہے اور تیری ہی عادات بہترین ہیں (روض)

ہر خبر کی چھان بین ضروری ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ (الحجرات)

اے مسلمانو! اگر کوئی گناہگار آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس خبر کی خوب چھان بین کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو اپنی لاعلمی سے کوئی ضرر پہنچا دو پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے پھرو۔

عورتوں کو صدقہ و استغفار کی تاکید

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتو! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو، کیونکہ میں نے تم کو کثرت سے دوزخ میں دیکھا ہے۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عورتیں دوزخ میں زیادہ کیوں جائیں گی؟ آپ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو اور میں نے عقل و دین کے نقص کے باوجود اتنا پر غلبہ پانے والا بھی تم سے زیادہ کسی کو نہیں پایا۔ اس نے عرض کیا ناقصات العقل اور ناقصات الدین کا کیا مطلب؟ فرمایا دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے یہ عقل کا نقصان ہے۔ اور ہر مہینے نماز کی کمی اور روزے کا چھوڑنا یہ دین کا نقصان ہے۔ (مسلم)

ڈاکٹر محبوب الحق وضاحت کریں

گذشتہ دنوں وفاقی وزیر تجارت جناب محبوب الحق کراچی تشریف لائے۔ انہوں نے ایک تقریب میں اپنے خطاب کے دوران:۔

"آزادیٔ اظہار کی زبردست حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یہاں اختلاف کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا۔ جو کوئی کسی کے خیالات اور آئیڈیالوجی سے متفق نہیں ہوتا اسے برداشت نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان کا سانحہ بھی اسی وجہ سے ہوا۔ انہوں نے فیض احمد فیض اور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کا نام لیتے ہوئے کہا کہ فیض ساری عمر باہر رہے مگر خدا کے فضل سے مرتے وقت ملک آگئے، آج ڈاکٹر سلام ایسا شخص ہے جو اپنے وطن آنے سے خوف کھاتا ہے۔"

(روزنامہ جنگ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۸۸ء)

ڈاکٹر محبوب الحق ملک کی اہم وزارت کے ذمہ دار وزیر ہیں، وہ ذہین ہونے کے علاوہ اقتصادیات کے بہت بڑے ماہر ہیں، ان کو اس طرح کا بیان دینے سے پہلے سوچنا چاہئے کہ لوگ ان کے بیان سے کیا نتیجہ نکالیں گے۔ ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے وہ یہ بھی سوچیں کہ وہ ایسی حکومت کے وزیر ہیں جس حکومت نے اسلام کے نام پر ووٹ مانگے اور لوگوں نے اسلام کے لئے ووٹ دے کر ان کو منتخب کیا۔

کیا ہم ڈاکٹر محبوب الحق صاحب سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ جس آزادیٔ اظہار کی حمایت کرتے ہیں، ان کے ذہن میں اس کا کیا تصور ہے؟ جب ہم آزادیٔ اظہار کا تصور لاتے ہیں تو "مادر پدر آزاد" کا تصور ابھرتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے، ہر شخص کو آزادی ہو کہ جو چاہے وہ بولے، لکھے، چاہے ملک توڑنے کی بات کرے، اس کی تبلیغ کرے، قادیانیت کی تبلیغ کرے، پرویزیت کے خیالات کو عام کرے یا لوگوں کو بہائی بنائے، گویا اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں مرتد بنانے کا بازار گرم کرے۔ لیکن ڈاکٹر محبوب الحق کے خیالات کے مطابق ان پر کوئی پابندی یا قدغن لگانے کی ضرورت نہیں۔ اگر ان کا مقصد یہی ہے تو پھر ایسی "آزادیٔ اظہار" پر ہم لعنت بھیجتے ہیں اگر ان کا مقصد یہ نہیں تو پھر ان کو اس کی مزید تشریح کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر محبوب الحق کے بیان سے مزید ایک اور نکتہ پر بھی ہم اتفاق نہیں کرتے وہ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام وطن آنے سے خوف کھاتے ہیں۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ انہیں وطن آنے سے کس نے روکا ہے؟ وہ آئیں اور شوق سے آئیں، دوسری اور اقلیتوں کی طرح آئیں، پاکستان اور پاکستان کے قوانین کا احترام کریں، کسی کو سائنس کے بہانے مرتد نہ بنائیں تو انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا لیکن اگر وہ یہ چاہیں کہ وہ یہ دعویٰ کریں کہ "میں پہلا مسلمان سائنسدان ہوں" جیسا کہ وہ بیرونی ملکوں میں کیا کرتے ہیں تو اس کی اجازت نہیں ہوگی، ویسے تو وہ اب بھی آتے جاتے ہیں، ربوہ جاتے ہیں لیکن انہیں خوف نہیں آتا، انہیں جو خوف آتا ہے وہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے قادیانی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء سے ________ یہ آرڈیننس پاکستان کے مسلمانوں کے مطالبہ پر نافذ ہوا ہے۔ کیا ڈاکٹر محبوب الحق، ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو راضی کرنے کے لئے وہ آرڈیننس بھی منسوخ کرانا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر محبوب الحق! آپ کی دوستی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی سے آپ کو مبارک ہو، براہ کرم دوستی کو ملک پر ترجیح نہ دیجئے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیئے جانے پر (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی جو اس وقت سائنسی مشیر تھا) استعفیٰ دے دیا اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اتنے متعصب قادیانی ہیں کہ:۔

مسٹر بھٹو کے دور میں ایک سائنسی کانفرنس ہو رہی تھی، کانفرنس میں شرکت کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کو دعوت نامہ بھیجا گیا، یہ ان دنوں کی بات ہے جب قومی اسمبلی نے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ یہ دعوت نامہ جب ڈاکٹر عبدالسلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل ریمارکس کے ساتھ اسے وزیر اعظم سیکرٹریٹ بھیج دیا:۔

I DO NOT WANT TO SET FOOT ON THIS ACCURSED LAND UNTIL THE CONSTITUSIONAL AMENDMENT IS WITHDRAW.

بقیہ ص ۲۹

مال کے دینی و دنیوی نقصانات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مال کے نقصانات بھی دو قسم کے ہیں، دینی اور دنیوی۔ دینی نقصانات تین قسم پر ہیں۔ (الف) معاصی کی کثرت کا سبب ہوتا ہے کہ آدمی اکثر و بیشتر اسی کی وجہ سے شہوتوں میں مبتلا ہوتا ہے اور ناداری اور عجز، ان کی طرف متوجہ بھی نہیں ہونے دیتا۔ جب آدمی کو کسی معصیت کے حصول سے ناامیدی ہوتی ہے تو دل اس طرف زیادہ متوجہ بھی نہیں ہوتا اور جب اپنے کو اس پر قادر سمجھتا ہے تو کثرت سے ادھر توجہ رہتی ہے اور مال قدرت کے بڑے اسباب میں سے ہے اسی وجہ سے مال کا فتنہ فقر کے فتنہ سے بڑھا ہوا ہے،

(ب) جائز چیزوں میں تنعّم کی کثرت کا سبب ہے، اچھے سے اچھا کھانا، اچھے سے اچھا لباس وغیرہ وغیرہ۔ بھلا مالدار سے یہ کب ہو سکتا ہے کہ جو کی روٹی کھائے اور موٹا کپڑا پہنے، اور ان تنعمات کا حال یہ ہے کہ ایک چیز دوسرے کو کھینچتی ہے اور شدہ شدہ اخراجات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور آمدنی جب ان کو کافی نہیں ہوتی تو ناجائز طریقوں سے مال حاصل کرنے کی فکریں پیدا ہونے لگتی، اور جھوٹ نفاق وغیرہ بُری عادات کی بنیاد اسی سے پڑتی ہے کہ مال کی کثرت کی وجہ سے ملاقاتی بھی کثیر ہوں گے اور اُن کو تعلقات کی بقاء اور حفاظت کے واسطے اس قسم کے امور کثرت سے پیدا ہوں گے، اور تعلقات کی کثرت میں بغض، عداوت، حسد، کینہ وغیرہ امور طرفین میں کثرت سے پیدا ہوں گے اور ایسے بے انتہا عوارض آدمی کے ساتھ لگ جائیں گے جن سے مالک ہوتے ہوئے خلاصی دشوار ہے اور غور کرنے سے یہ مضرتیں وسیع پیمانہ پر پہنچ جاتی ہیں اور ان سب کا پیدا ہونا مال ہی کے سبب سے ہوتا ہے۔

(ج) اور کم سے کم اس بات سے تو کوئی بھی مال دار خالی نہیں ہو سکتا کہ اس کا دل مال کی اصلاح و فلاح کے خیال میں اللہ کے ذکر و فکر سے غافل رہے گا۔ اور جو چیز اللہ جلّ شانہ سے غافل کرے وہ خسارہ ہی خسارہ ہے، اسی واسطے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مال میں تین آفتیں ہیں اول یہ کہ ناجائز طریقے سے کمایا جاتا ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر جائز طریقے سے حاصل ہو، تو آپ نے فرمایا کہ بے جگہ خرچ ہوتا ہے۔ کسی نے عرض کیا اپنے محل ہی پر خرچ کیا جائے، تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اصلاح کا فکر اللہ جلّ شانہ سے تو مشغول کر ہی دے گا اور یہ لاعلاج بیماری ہے کہ ساری عبادات کا لب لباب اور مغز اللہ جل شانہ سے ذکر و فکر ہے۔ اور اس کے لئے فارغ دل کی ضرورت ہے۔ اور صاحب جائیداد شخص دن بھر رات بھر کاشتکاروں کے جھگڑوں کے سوچ میں رہتا ہے وہ ان سے وصولی کے حساب کتاب میں رہتا ہے، شریکوں کے معاملات کی فکر میں رہتا ہے۔ کہیں اُن کے حصوں کا جھگڑا ہے، ان سے پانی کی بانٹ پر جھگڑا ہے، کہیں ڈولی بندیوں میں لڑائی ہے اور حکام اور ان کے اہلکاروں کا قصہ علیحدہ ہر وقت کا ہے، نوکروں مزدوروں کی خبر گیری ان کے کام کی نگرانی ایک مستقل مشغلہ ہے اسی طرح تاجر کا حال ہے کہ اگر شرکت میں تجارت ہو تو شرکاء کی حرکتیں ہر وقت کی ایک مستقل مشغلہ ہے اور تنہا تجارت ہو تو نفع کے بڑھنے کا فکر، ہر وقت اپنی محنت میں کوتاہی کا خیال، تجارت میں نقصان کا فکر، ایسے امور ہیں جو ہر وقت مسلط رہتے ہیں۔ مشاغل کے اعتبار سے سب سے کم وہ خزانہ ہے جو نقد کی صورت میں اپنے پاس ہو۔ لیکن اس کی حفاظت اور ضائع ہونے کا اندیشہ، چوروں کی فکر اور اس کے خرچ کرنے کے مصارف کا فکر اور جن لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف لگی رہتی ہیں ان کا خیال، ایسے تفکرات ہیں کہ کوئی انتہا نہیں ہے اور یہی وہ سب دنیوی مضرات ہیں جو مال کے ساتھ لگی رہتی ہیں۔ اور جس کے پاس بقدر ضرورت ہو تو وہ ان سب افکار سے فارغ ہے

لنگے زیر لنگے بالا،، نے غم دزد، نے غم کالا

،، ایک لنگی نیچے ایک لنگی اوپر، نہ چور کا ڈر نہ دھوبی کا،،

(کہ اس کی کس طرح حفاظت کروں، روز افزوں اخراجات کس طرح پورے کروں) پس مال کا تریاق اس میں سے بقدر ضرورت اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کرنے کے بعد جو کچھ بچے اس کو خیر کے مصارف میں خرچ کر دینا ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے، وہ زہر ہے، آفت ہی آفت ہے حق تعالیٰ شانہٗ اپنے لطف و کرم سے اس زہر سے اس ناکارہ کو بھی محفوظ رکھے اور نیک مصرف پر خرچ کی توفیق عطا فرمائے (احیاء) اس کی مثال بالکل سانپ کی سی ہے کہ جو لوگ اس کے پکڑنے کے ماہر ہیں، اس کے طریقے سے واقف ہیں، ان کے لئے اس کے پکڑنے میں کوئی نقصان نہیں، بلکہ وہ اس سے تریاق بنا سکتے ہیں اور دوسرے فوائد حاصل کر سکتے ہیں، لیکن کوئی ناواقف ان ماہروں کی حرص کر کے سانپ کو پکڑے گا تو ہلاک ہوگا۔ اسی طرح متموّل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی حرص کر کے ہم لوگ اگر اس زہر کا استعمال کثرت سے کریں تو ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہے، اور ان حضرات کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے متعلق محض اعتقادی بات نہیں، اُن کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اس کی کھلی شہادت دیتا ہے کہ ان کے یہاں اس کی وقعت ایندھن سے زیادہ نہ تھی، ان کے لئے اس کا وجود حق تعالیٰ شانہٗ سے ذرا سی توجہ بھی ہٹانے والا نہ تھا، اور اس کے باوجود اس سے ڈرتے تھے جیسا کہ اُن کی پوری تاریخ اس پر شاہد ہے۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی ۔۔

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیشگوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی ؒ

بخاریؒ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ جبل احد پر چڑھے۔ آپ کے ہمراہ ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے وہ پہاڑ ہلنے لگا آپ نے پہاڑ پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا: "اے احد اے احد ٹھہر جا" اے احد تجھ پر ایک نبی ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ یعنی نبی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق حضرت ابوبکرؓ اور دو شہید یعنی حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ، چنانچہ جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یعنی حضرت عمرؓ ایک مجوسی کے ہاتھ سے اور حضرت عثمانؓ بلائیوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

بخاریؒ اور مسلمؒ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک باغ میں تھا، یہ باغ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ تھا، سو ایک شخص دروازے پر آیا اور اس نے دروازہ کھلوایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے باغ کا دروازہ کھولا تو دیکھا حضرت ابوبکرؓ ہیں، میں نے ان کو جنت کی بشارت دی، یہ سن کر انہوں نے خدا کی حمد بیان کی۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص نے دروازہ کھولا تو حضرت عمرؓ تھے۔ میں نے ان کو بھی یہ بشارت سنا دی تو انہوں نے بھی الحمد للہ کہا۔ اس کے بعد تیسرے صاحب نے دروازہ کھولا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوموسیٰ باغ کا دروازہ کھول دے اور جو شخص آیا ہے اس کو بشارت دے جنت کی اور ایک بلوے میں مبتلا ہونے کی جو اسے پہنچے گا۔ چنانچہ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عثمانؓ تھے۔ میں نے ان کو جنت کی بشارت اور بلوے کی خبر دی۔ جنت کی بشارت پر انہوں نے خدا کی حمد بیان کی اور بلوے کی خبر سن کر کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد چاہیے۔ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا یعنی حضرت عثمانؓ کا اہل مصر و عراق کی بغاوت میں شہید ہونا، تو اہل مصر و عراق نے مدینہ پر بلوہ کیا اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جبل حراء مکہ مکرمہ کے مشہور پہاڑ پر تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت طلحہ ابن زبیرؓ بھی تھے۔ اس وقت پہاڑ کے پتھر میں حرکت ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھہر جا تجھ پر کوئی نہیں مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سوائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سب شہید ہوئے اور یہ پانچوں جلیل القدر صحابہ شہید ہوئے (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

صحیحین میں شقیقؒ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے پوچھا کہ اے حذیفہ اگر تم کو اس فتنے کے متعلق کچھ معلوم ہو اور تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فتنے کے بارے میں کچھ سنا ہو جو سمندر کی طرح موجیں مارتا ہو گا تو مجھ کو بتاؤ!۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے عمرؓ! تم کو اس فتنے سے کیا ہے! تمہارے اور اس فتنے کے درمیان ایک دروازہ بند ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ دروازہ کھلے گا یا توڑ دیا جائے گا اور ڈھایا جائے گا!۔ میں نے کہا توڑ دیا جائے گا، کھلے گا نہیں۔ شقیق کہتے ہیں، ہم نے حضرت حذیفہؓ سے دریافت کیا، اے حذیفہ! کیا حضرت عمرؓ جانتے تھے کہ وہ... دروازہ جس کی طرف پیشین گوئی میں اشارہ ہے وہ کون ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے کہا، بیشک عمرؓ اس دروازے کو ایسا جانتے تھے جیسا کل سے پہلے رات کو جانتے تھے۔ حضرت شقیقؒ فرماتے ہیں ہم حضرت حذیفہؓ کی ہیبت کے باعث آپ سے اس دروازے کو دریافت نہ کر سکے، ہم نے مسروق سے کہا کہ تم دریافت کرو کہ وہ دروازہ کون ہے، چنانچہ انہوں نے دریافت کیا۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا وہ عمرؓ ہیں۔

چنانچہ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد فتنوں کے دروازے کھل گئے اور باہمی خانہ جنگی شروع ہو گئی اور یہ پیشین گوئی لفظ بلفظ ثابت ہوئی، وہ دروازہ توڑ دیا گیا اور حضرت عمرؓ شہید ہوئے۔ اکثر صحابہؓ کو یہ بات معلوم تھی کہ حضرت عمرؓ کی ذات گرامی فتنوں کے لیے ایک روک تھی۔ حضرت ابوذرؓ کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ وہ ایک دن حضرت عمرؓ کو ملے تو حضرت عمرؓ نے ان کا ہاتھ مروڑا اور دبایا تو ابوذرؓ نے فرمایا میرا ہاتھ چھوڑ اے فتنوں کے قفل۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا اے ابوذرؓ! تم نے مجھے فتنوں کا قفل کیوں کہا؟ اس پر حضرت ابوذرؓ نے فرمایا ہم ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، تم بھی وہاں آئے اور لوگوں کی پیٹھ کے پیچھے بیٹھ گئے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک یہ شخص تم میں رہے گا، کوئی فتنہ تم کو نہیں پہنچے گا، اسی لیے میں نے آپ کو فتنوں کا قفل کہا۔

امام احمدؒ، ترمذیؒ، حاکمؒ اور ابن ماجہؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عثمانؓ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک قمیض پہنائے گا۔ پھر اگر منافق چاہیں کہ تم وہ کرتا اتار دو تو مت اتارنا، یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔ اس قمیض سے مراد اہل علم کے نزدیک خلافت ہے۔ جس کو بلوائی چھیننا کر آپ کا عزل چاہتے تھے۔ لیکن آپ اس عہد پر قائم رہے تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اور تادم مرگ خلافت سے دستبردار نہ ہوئے

دل بدست آور کہ حج اکبراست

انہوں نے حج کا زادِ راہ ایک مجبور کو دیدیا

ایک ایمان افروز واقعہ

تحریر
محمد محبوب الٰہی
رضوی
چونیاں

حضور رسول کریم خاتم النبیین، شفیع المذنبین تشریف فرما ہیں، قدسی صفت صحابہ کرام مؤدب بیٹھے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا حج ہر سال کرنا ہوگا؟ حضور اکرم خاموش رہے، حتیٰ کہ انہوں نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا۔ پھر آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوجاتا اور تم ادا نہ کرسکوگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر نرمی چاہتے تھے، کیونکہ مومنین کے لئے رؤف، رحیم ہیں۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک دفعہ حج فرض کیا ہے، اگر زیادہ دفعہ کرے تو وہ نفلی حج ہوگا جس کے ثواب سے مستفید ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرنے والے بے شمار لوگ ہیں جو سوار اور پیدل کئی کئی دفعہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے، اس ذوق وشوق کی لذت کا احساس انہی کو ہوتا ہے، ہمارے امام اعظمؒ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی میں پچپن حج کئے اور آخری پچپیس کے قریب تو حالت یہ تھی کہ راستہ بھر لوگوں کا ہجوم زیارت وحصول برکت اور حل مسائل کے لئے ملنے چلا آتا۔ انہی کے خصوصی شاگردوں میں سے ایک مشہور ومعروف عالم ہیں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جن کو محدثین امیر المؤمنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور یہ حضرت امام بخاریؒ ومسلمؒ کے استاد ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ جب علم دین اور حدیث مبارک میں حضور رسول کریمؐ کا ذکر آتا ہے، آنکھیں نمناک ہوجاتی ہیں، بعض اوقات گریہ طاری ہوجاتا۔ یعنی انتہائی رقیق القلب واقع ہوئے تھے لیکن وہی عبداللہؒ جب جہاد میں شامل ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ فولادی جسم ہے جس میں کفار کے لئے ذرہ بھر بھی لچک یا نرمی نہیں ہے

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے اپنے لئے ایک اصول بنارکھا تھا کہ ایک سال حج کے لئے جاتے دوسرے سال جہاد میں شرکت کرتے، حج کے سفر کے دوران میں حالت وہی ہوتی جو درس وتدریس میں تھی، یعنی انتہائی رقت آمیز۔ ایک سال حج کے لئے مکہ مکرمہ جانے کی باری تھی، پانسو اشرفی زادِ راہ کے لئے اکٹھی کر رکھی تھی، جس سے سواری خریدنا تھی راستہ کا خرچ اور خیرات وغیرہ کا بھی حصہ تھا، اونٹوں کے معاملے میں خوب ماہر اور بڑی پہچان رکھنے والے تھے، اونٹ خریدنے کے لئے منڈی میں گئے۔ جہاں جگہ جگہ اونٹ کھڑے تھے اور ضرورت مند سودے کر رہے تھے، وہ بھی اپنے معیار کے مطابق اونٹ تلاش کرنے میں مصروف تھے۔ ناگاہ تھوڑے فاصلے پر ایک روڑی پر بیٹھی ہوئی ایک عورت پر نظر پڑ گئی جس نے ایک مردہ پرندے کو پکڑ رکھا تھا، نامعلوم دل میں کیا خیال گذرا۔ ہوسکتا ہے کہ "اتقوا بفراست المؤمن فانہ ینظر بنور اللّٰہ" کے تحت انہوں نے کچھ محسوس کرلیا ہو یا واردات قلب نے مجبور کردیا ہو۔ پتہ کرو یہ پریشان حال عورت مردہ پرندے کو کیوں پکڑے بیٹھی ہے؟

حضرت عبداللہؒ اونٹ خریدنے کے خیال کو چھوڑ کر اس عورت کے پاس چلے گئے۔ دیکھا وہ مردہ پرندے کے پر نوچ رہی ہے۔ اس سے دریافت کیا: بی بی یہ تم کیا کر رہی ہو اور اس مردہ پرندے کے ساتھ کیا کرنا چاہتی ہو۔ عورت خاموش رہی۔ دوبارہ پوچھنے پر اگرچہ اس نے جواب تو نہ دیا لیکن اس کے جذبات آہوں اور آنسوؤں کی شکل میں امڈ پڑے۔ تیسری مرتبہ پھر دریافت کرنے پر اس نے رقت آمیز لہجہ میں لڑکھڑاتی زبان سے کہا: میرا خاوند فوت ہوچکا ہے، میرا کوئی بھائی یا بیٹا بھی نہیں ہے۔ بچیاں ہیں جو چار دن سے بھوکی ہیں، آج مجبور ہوکر اس پرندہ کا گوشت پکانے کا ارادہ کر رکھا ہے، کہ اب زندگی بچانے کے لئے میرے لئے اور میری بچیوں کے لئے یہ جائز ہوچکا ہے، میری شرم وحیا نے اس بات کی اجازت نہ دی کہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلاؤں بس یہی میری مختصر سی روئداد ہے۔

حضرت عبداللہؒ پر رقت طاری ہوگئی، جتنی پریشان وہ عورت تھی اس سے بھی کہیں زیادہ پریشان وہ خود ہوگئے۔ اس کی مصیبت دیکھی نہ جاسکی۔ لمحہ بھر سوچنے کے بعد اپنی اشرفیوں کی تھیلی نکالی اور بولے! بی بی تم نے کہا تمہارا کوئی بھائی نہیں ہے، آج مجھے اپنا بھائی سمجھو اور یہ رقم بھائی کا تحفہ سمجھ کر قبول کرلو۔ یہ صدقہ یا زکوٰۃ کی رقم نہیں ہے اسے اپنے کام میں لاؤ۔ اللہ تمہیں برکت دے۔ رقم اس عورت کے حوالے کرکے واپس اپنے گھر آگئے کیونکہ اب حج کا پروگرام ملتوی ہوچکا تھا، معمولات کے مطابق درس وتدریس میں منہمک ہوگئے، لوگ حج کے لئے روانہ ہوگئے اور تھوڑے عرصے کے بعد واپس آنا شروع آگئے۔ کئی آدمی حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ملتے اور کہتے عبداللہ حج کے دوران آپ مجھے فلاں مقام پر ملے پھر نظر نہ آئے۔ کسی نے کوئی جگہ بتلائی کسی نے کوئی اور حیران تھے۔ کہ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔ میں تو حج کے لئے جا ہی نہ سکا تھا۔ یہ لوگ بھی تو ایسے نہیں کہ ان پر شک وشبہ کیا جاسکے، جوں جوں مختلف لوگوں نے ایسی باتیں کہیں حیرانی

باقی ص ۱۳ پر

تھوڑی دیر حضرت عمر ابن عبدالعزیز کی مجلس میں

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نام سے پوری دنیا واقف ہے، ان کے تعارف کے لئے یہی بات کافی ہے کہ یہ خلیفہ دوم مراد رسول، داماد علی خسر رسول حضرت عمر فاروقؓ کے بیٹے حضرت عاصم کے نواسے تھے۔ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کی وفات کے بعد ان کو خلیفہ بنایا گیا۔ ۱۰۱ھ میں وفات پائی تقریباً چودہ سال مسند خلافت پر فائز رہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت ہی خدا ترس آدمی تھے، خدا کے خوف سے ہر وقت روتے رہتے تھے، جب خلیفہ بنے تو اور زیادہ حساب و کتاب سے ڈرتے تھے۔ طوالت کی وجہ سے مزید حالات زندگی نقل نہیں کئے، اب چند اُن کی مجالس نقل کرتے ہیں کہ اس وقت کے خلفاء میں کتنا خدا و تعالیٰ کا خوف تھا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک پاکستان کو بھی عمر بن عبدالعزیز جیسا نیک اور صالح بادشاہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(۱) ولید بن صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر کسی شخص کے دل میں خدا کا خوف نہیں پایا۔ آپ کی بیوی فرماتی تھیں کہ زمانہ خلافت میں آپ کی یہ حالت تھی کہ باہر سے آکر سجدے میں سر رکھ دیتے اور روتے روتے اسی حالت میں سو جاتے، آنکھ کھلتی تو پھر رونے لگتے (تاریخ الخلفاء)

(۲) ان کی بیوی فاطمہ، جو عبدالملک کی لڑکی تھیں، بیان کرتی ہیں کہ لوگوں سے خلافت پر بیعت لینے کے بعد گھر میں آئے تو آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو رہی تھی، میں نے گھبرا کر پوچھا خیر تو ہے؟ اس پر فرمایا خیر کہاں؟ میری گردن پر ساری امت کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، اب ڈر رہا ہوں کہ کہیں قیامت میں مجھ سے پرسش ہو جائے اور مجھ سے جواب نہ بنے اسی فکر میں رو رہا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء)

(۳) حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جب اپنی بیوی کا خرچ کم کر دیا تو انہوں نے اس کی شکایت کی۔ آپ نے جواب میں فرمایا مجھے اتنا مقدور نہیں ہے کہ تم کو وہی خرچ دوں جو پہلے دیتا تھا۔ رہا بیت المال کا مال تو اس میں تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا ایک دیہات کے مسلمان کا حق ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

(۴) حضرت ابو سلام حبشی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر اتنا بڑا ہے کہ جتنا عدن سے لے کر عمان البلقاء (عمان البلقاء ایک شہر کا نام ہے جو عدن سے بہت ہی زیادہ دور ہے) کا فاصلہ ہے۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں جو کوئی اس میں سے ایک بار پی لے گا (وہ) کبھی پیاسا نہ ہوگا سب سے پہلے اس پر وہ مہاجر فقراء آئیں گے جن کے (فانی دنیا میں) بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے تھے، جن کے نکاح میں عمدہ عورتیں نہیں دی جاتی تھیں اور جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے تھے۔ یہ حدیث سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت متفکر ہوئے اور فرمایا (کہ بھلا میں حوض کوثر پر دوسروں سے پہلے کیسے جا سکوں گا حالانکہ) میرے نکاح میں شہزادی فاطمہ عبدالملک کی بیٹی ہے اور میرے لئے ہر محفل اور ہر مجلس میں جانے کو دروازے کھولے جاتے ہیں لہٰذا اب تو یہی کیا کروں گا، جب تک بال نہ بکھر جایا کریں گے سر نہ دھویا کروں گا اور جب تک میرے بدن کا کپڑا میلا نہ ہو جایا کرے گا، اسے نہ دھویا کروں گا (الترغیب والترتیب)

(۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز بیت المال کے مال میں سے بہت ہی زیادہ احتیاط برتتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے غلام کو پانی گرم کرنے کا حکم دیا تو وہ بیت المال کی لکڑیوں سے پانی گرم کر لایا، جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے ایک درہم کی لکڑیاں منگوا کر اس کے عوض بیت المال میں داخل کرا دیں۔ (تاریخ الخلفاء)

(۶) حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو ان کا جوڑ جوڑ کانپنے لگتا تھا۔ حضرت عطار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز روزانہ رات کو تمام عالموں کو جمع فرمایا کرتے تھے اور موت اور قیامت کا ذکر کر کے اس قدر رویا کرتے تھے کہ جیسے کوئی جنازہ سامنے رکھا ہو۔ خلافت کا بار آپ کے سر پر رکھے جانے سے پہلے بہت موٹے تازے تھے اور خلافت کے بعد فکر آخرت میں گھل گھل کر اتنے لاغر ہو گئے تھے کہ جسم کی ایک ایک ہڈی دور سے گنی جاتی تھی۔ (تاریخ الخلفاء)

(۷) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی عادت تھی کہ رات کو جب تک لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہتے اور خلافت کے معاملات میں مشورہ ہوتا رہتا اس وقت تک بیت المال کا چراغ جلاتے رہتے تھے اور جب لوگ اٹھ کر چلے جاتے تو بیت المال کا چراغ گل کر کے اپنا چراغ جلا لیتے تھے (تاریخ الخلفاء)

(۸) ایک روز آپ کے غلام نے آپ کی بیوی سے شکایت کی، روزانہ دال کھاتے کھاتے ناک میں دم آ گیا اور طبیعت بہت اکتا گئی ہے، اس پر آپ کی اہلیہ محترمہ نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین بھی روزانہ دال ہی کھاتے ہیں جو تم کھاتے ہو (تاریخ الخلفاء)

(۹) حضرت عمرو بن مہاجر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا دل سیب کھانے کو چاہا، آپ کے ایک چچا زاد بھائی نے آپ کی خدمت میں ہدیۃً ایک سیب بھیجا، آپ نے اس کو لے لیا اور اس کی خوشبو کی بہت تعریف فرمائی۔ اور اپنے غلام کو فرمایا کہ جن صاحب نے یہ بھیجا ہے ان کے پاس لے جاؤ اور ان کو میرا اسلام پہنچا کر کہہ دو کہ

باقی ص۳۰ پر

عظیم فاتح سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

[illegible] اللہ کی تلوار کا لقب بخشا

مرسلہ: حافظ ظہور الدین [illegible]

جنگ اُحد میں بھی بظاہر خالد بن ولیدؓ کے حملے کے نتیجے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے تھے۔ لیکن فی الواقع یہی وہ موڑ تھا جہاں حملہ آور خالدؓ کے قلب و روح پر سایہ فگن ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر و شرک کے زہریلے ناگ کا سر ہی کچل ڈالا تھا یہی تھا وہ محاذِ جنگ جہاں کھڑے ہو کر خالد بن ولیدؓ نے عجیب روحانی کیفیت میں یہ منظر دیکھا تھا کہ گھائل ہو جانے والا رسول ﷺ کس بے قراری کے عالم میں خدا سے یوں التجا کر رہا ہے۔

خدایا میری قوم کو معاف کر دے! اسلئے کہ وہ مجھے جانتی نہیں ہے۔

انسانی دردمندی کا یہ کاری وار سہنے کے بعد اگرچہ خالد بن ولید کے اندر ہی اندر کفر و شرک کی بنیادیں لرز اٹھیں تھیں۔ زخم رسیدہ کفر پھر بھی لڑائیوں کے چند محاذوں تک گھسٹتا ہوا ضرور آیا۔ اور ہر بار اس کی اندرونی طاقت دم توڑتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ۸ھ کے درمیان وہ تاریخ ساز دن بھی آپہنچا جب مدینہ پر جارحانہ حملے کے خوفناک منصوبے بنانے والا دماغ مدینہ پر اپنا سب کچھ نثار کرنے کیلئے کشاں کشاں چلا آرہا تھا۔

قبول حق کا یہ جذبہ سرشار کیا چیز تھا؟ کون ہے جو اس کا صحیح صحیح تعارف کرا سکے؟ اگر کسی کو ذوق تجسس ہو کہ وہ اس کا پتہ چلائے تو اس کو چاہیئے کہ خالد بن ولیدؓ کے پہلے جہاد اسلامی غزوہ موتہ کو یاد کرنے کی کوشش کرے جہاں کفر کی طوفانی یلغار نے اسلامی سپاہ کے تین عظیم کمانڈروں کو یکے بعد دیگرے شہید کر دیا۔ تو خالد بن ولیدؓ نے آگے بڑھ کر کفر کے اس طوفانی سر پر یکے بعد دیگرے نو تلواریں توڑ ڈالیں تھیں اور ثابت کر دیا تھا کہ خالدؓ کا خروش ایمانی ٹڈی دل فوجوں کے خونیں طوفان سے کہیں زیادہ طوفانی اور ہیجانی چیز ہے اور اس طرح حق دشمن فوجوں کی سرخ و سیاہ گھن گرج میں سے حق کی فوج کو زندہ، سلامت اور شہید سپہ سالاروں کی زندہ جاوید لاشوں کو لیئے ہوئے وہ مدینہ میں واپس ہوئے تو خدا اور رسول کی بارگاہ سے یہ فیصلہ صادر ہوا کہ خالدؓ درحقیقت ایمان و عزیمت کا وہ فولاد ہے جس کا کوہ اثگن اور باطل کش نام "خدا کی تلوار تجویز ہو چکا ہے"

مدینے آکر ہی ان کو یہ بات معلوم ہوئی کہ رومی تثلیث کے عظیم الشان لاؤ لشکر پر جب وہ خدا کے سپاہی بن کر بے خوف و خطر ٹوٹ پڑے تھے تو ان کی ایمانی پیرگی و فدائیت کا یہ منظر خدا کو اتنا پسند آیا تھا کہ تنہا وہ خود ہی دیکھنے کے بجائے خدا نے اس نظارے میں اپنے رسول کی آنکھ کو بھی شریک کر لیا تھا!

خدا اس منظر پر عرش عظیم سے نظریں ڈال رہا تھا اور خدا کی طاقت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں بیٹھے بیٹھے اس پورے جنگی نقشے کو بچشم خود ملاحظہ کر رہے تھے اور پھر اپنی زبان مبارک سے اس کا مسلسل حال مجمع کے سامنے نشر بھی فرماتے جا رہے تھے۔

خالدؓ کو معلوم ہوا کہ جس وقت تینوں اسلامی سپہ سالاروں کی شہادت کا منظر حضور ﷺ کی آنکھوں کو اشکبار کر چکا تھا۔ تو ٹھیک اسی وقت اس کی سرفروشانہ پیش قدمی نے رسول کے مقدس سینے میں حق کے فاتحانہ حوصلوں کا زبردست سرور بھر دیا تھا۔

اور یہ منظر دیکھ کر آپ ﷺ کے منہ سے یہ جاں نواز الفاظ نکل رہے تھے۔

اور دیکھو!

"اب خالدؓ نے علم سنبھال لیا۔ وہ دیکھو۔ اب لڑائی کا تنور گرمایا ہے۔"

یہ خبریں خالدؓ نے سنیں تو انہیں ایسا معلوم ہوا کہ فرط شکر سے ان کا سر نیاز خود بخود تن سے جدا ہو کر اپنے معبود میں جا پڑے گا۔ اور خوشی کے آنسوؤں کا سیلاب ان کی آنکھوں کو حضور ﷺ کے قدموں تک بہالے جائے گا۔

اور واقعی کس قدر سرور و فخر کا مقام تھا یہ!

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے پوری نسل انسانی کا درد ہیچ ہیچ اپنے سینے میں کچھ اس طرح بھر لیا تھا۔ کہ خود خدا نے ارشاد فرمایا!

تو کیا آپ ان کے پیچھے اپنی جان ہی دے ڈالیں گے؟

ہاں اس ہستی کے لیئے اگر کوئی آدمی وجہ تسلی بن جائے تو محبت اور خلوص کی دنیا کا یہ کتنا بڑا کارنامہ ہے؟

ہاں خالد بن ولیدؓ خدا اور محمد ﷺ کے کام آئے تھے۔ انسانیت کے سب سے بڑے غم خوار نے ان کو حق کے لیئے زخم کھاتے، آگے بڑھتے اور باطل کے دیو ہیکل بہادروں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے دیکھا تھا۔ دیکھا تھا کہ تین سپہ سالار مومنوں کے قیمتی لہو کا انتقام لینے کے لیئے خالدؓ ایک ایسا شعلہ جوالا بن کر رہ گئے تھے جس کی آہن گداز حدت نے مسلسل نو تلواروں کو سیسہ بنا کر

عسکر باطل پہ پگھلا دیا تھا۔

لیکن — خالد بن ولیدؓ کی زندگی میں جہاد و عزیمت کی یہ پہلی عید آخری عید نہیں تھی۔

ایک اس سے بھی زیادہ شاندار دن آیا۔ ایک اس سے بھی بڑی عید آئی۔ یہ وہ دن تھا جس دن کفر و شرک کو زخمی کر نیوالا مجاہد اسلام و ایمان کے لیے خود ہی زخمی ہو کر واپس آیا تھا۔ اس جنگ میں جو ہوازن و اوطاس کے میدانوں میں بنو ثقیف کے سورماؤں سے ہوئی تھی اور جہاں خود حضرت رسول کریمؐ بھی قیام دین کے لیے تیروں کے سامنے اور تلواروں کی چھاؤں میں موجود تھے۔ یہاں خالد بن ولیدؓ بنو سلیم کے فوجی دستے کی قیادت کر رہے تھے۔

جسم تو وہی جسم ہے جس پر محض سجدوں کے ہی نہیں بلکہ راہ خدا کے کچھ زخموں کے بھی نشانات ہوں اور اس وقت خالدؓ کے جسم پر زخم کے نشانات ہی نہیں بلکہ خدا کی راہ کے تازہ تازہ رستے ہوئے زخم تھے۔

اور مزید یہ کہ راہ خدا کی اس گلکاری کاشت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی درمند آنکھیں متوجہ تھیں اس وقت خالدؓ کو وہ دن یاد آیا۔ جب انھوں نے کفر کے تیرو تبر سے خود رسولؐ کا چہرہ انور خون آلودہ خون چکاں دیکھا تھا اور آج جبکہ وہ اسی شخصیت اور اس کے پیغام کے دفاع میں خود ہی زخمی ہو گئے تھے تو انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ ہاں انہیں بھی خدا کی اسی زمین پر جینے کا حق حاصل ہو گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر دانی کی خاص نظر سے انہیں دیکھا محبت و درد کے ساتھ ان کی طرف قدم اٹھائے اور ان زخموں پر اللہ کا نام دم کیا اور یہ زخم بھر گئے۔ —— لیکن نہ جانے کیوں انکے ساتھ جو کچھ یا طرز ... زخم کھانے ... نظر آتے تھے فی الواقع کیا تھے؟ — ایمان کے سردر نے ان کو کیا سے کیا بنا دیا تھا؟ کس قدر مزا، کتنا کیف، اور کیسا فخر و ناز تھا ان میں!

اس مقام پہ خالدؓ کہاں لوگوں کی محرومی کس قدر بیت زبوں نظر آ رہی ہوگی جو عمر بھر خدا کا رزق کھا کھا کر رگوں میں دوڑتا ہوا خون تو بڑھاتے رہے مگر خدا کا نام بلند کرنے اور حق و صداقت کا پرچم لہرانے کے لیے ایک خون بوند بھی وہ پلنے پے ہوئے جسم سے خدا کی زمین پر کبھی نہ ٹپکا سکے!

یہی کیف تھا جس نے عملاً ان کے پاکیزہ جسم پر دائشت بھر حصہ بھی ایسا نہ چھوڑا تھا جہاں راہ خدا کا کوئی چھوٹا بڑا زخم اپنی مسکراہٹ نہ بکھیر رہا ہو۔ کتنے محاذ تھے جہاں خدا کی تلوار بے نیاز ہو کر برق پاش ہوئی۔ کفر و شرک کے قلعوں پر — مانعین زکوٰۃ پر، جھوٹی نبوت پر، اور دین حق سے منہ پھیر لینے والوں کی عبرت ناک ہستیوں پر — اس نے عربی کفر و ارتداد پر بھی بجلیاں گرائیں اور عجمی کفر و شرک کے آشیانوں کو بھی جلا کر راکھ کر ڈالا، ریگستان کے ذرے ذرے پر اور دجلہ و فرات کے قطرے قطرے میں اس تلوار کی خیرہ کن دھار چمکی؟ — اور خدا کے سرکش باغیوں پر خدا کی وسیع و عریض زمین کو تنگ کرتی آگے ہی آگے بڑھتی چلی گئی ایرانی سلطنت میں زلزلہ بن کر ابھری اور رومی تاج و تخت کے غرور پر برق خاطف بن کر گری۔ لیکن یہ سارے معرکے جہاد کے کارنامے تھے۔ البتہ جہاد اکبر کا جو کارنامہ انھوں نے عالم میں سرانجام دیا اس نے ان کے سابقہ تمام کارناموں کو ہزاروں میل پیچھے چھوڑ دیا —

یہ تھا وہ مقام جہاں عین میدان جنگ میں حضرت عمرؓ کے محض ایک فرمان نے ان کو تمام ظاہری فوجی اعزازات سے محروم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہی خالدؓ جس نے عرب و عجم کو خدا کی تلوار کا عبرتناک ذائقہ چکھایا ہے سپہ سالاری کے منصب سے معزول کیے جاتے ہیں۔ یہ فرمان ایک قلم کی تحریر تھا جس میں قلم اور روشنائی استعمال ہوئے تھے۔ اور اس تحریر کے بالمقابل خالدؓ کی زندگی کے کارہائے نمایاں کی وہ تحریر تھی جس میں خون حیات کی حسین سرخیاں کام آئی تھیں۔ حد نظر تک پھیلی ہوئی؟

اس سرخ رو داستان کی تمام تر تابانیوں اور ولولوں کے سائے میں کھڑے ہو کر خالدؓ نے یہ فاروقیؓ فرمان سنا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ معزولی کی اس چوٹ پر اگر انسانی نفس پیچ و تاب کھاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوتا تو کیا ہوتا؟ لیکن ہوا یہ کہ اس حکم کو سنتے ہی خالدؓ نے اپنی طاقت ور گردن بلا چون و چرا اسی وقت اور اسی جگہ جھکا دی — ان کی زبان سے یہ الفاظ اس وقت دنیا کی تاریخ میں کردار کا ایک زلزلہ بن کر داخل ہو رہے تھے۔ ہم نے سنا اور مان لیا — اور اب — اور اسی وقت میری طرف سے ایک آرزو ہے کہ میں ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے اسلامی سپاہ کی صفوں میں قبول کر لیا جاؤں۔"

اور ان الفاظ کے ساتھ سپہ سالاری کی دستار فضیلت خود اپنے ہاتھوں آراستہ ہوئے انہوں نے حضرت ابو عبیدہؓ کو اس سے سرفراز کرتے ہوئے یہ اعلان کیا تھا۔

لوگو اے انسانو!

"اب امت کا امین تمہارے اوپر سپہ سالار مقرر کیا جاتا ہے۔"

اتنا کہا اور دوسرے لمحے ہی وہ خود عام سپاہیوں کے درمیان شانہ سے شانہ ملائے ہوئے نظر آئے۔

بقیہ —— خواتین کا کردار

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ کی راہ میں سب سے پہلے آپ ہی کو درجہ شہادت نصیب ہوا۔ عورتیں اس پر جس قدر فخر کریں کم ہے۔ اسلام کی راہ شہادت کا بلند درجہ سب سے پہلے ایک عورت ہی کو نصیب ہوا۔

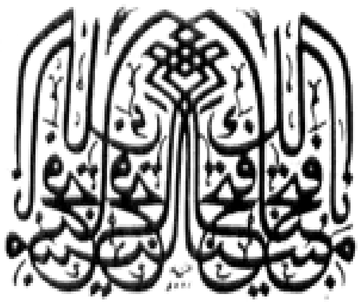

کیا یہ رواداری ہے یا مذہبی غیرت کا جنازہ

آقائے نامدار فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دنیا میں حسن اخلاق کا مرقع، اخلاق فاضلہ کا مجسم، انسانیت کا ہمدرد، شفیق و خیر خواہ نہ تو کوئی آج تک پیدا ہوا اور نہ ہی پیدا ہوگا۔ آپ نے جس رواداری کا سبق دیا اور عمل مظاہرہ کیا زمانہ اس کی مثال لانے سے نہ صرف قاصر ہے بلکہ ناممکن۔ آپ نے یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر اقوام سے جو حسن سلوک فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے اور آپ کے اخلاق کا تو خود قرآن پاک گواہ ہے، لیکن جہاں اسلامی وحدت کو خطرہ لاحق ہوا تو آپ نے جس سختی سے دبایا اور معاہدہ شکن اقوام کو وہ سبق دیا جو رہتی اقوام تک کے لئے باعث عبرت بنا۔ میری ایک وکیل سے اس بات پر بحث ہوئی کہ اسلام غیر مسلم اقلیتوں کا تحفظ کرتا ہے اور آپ کے علماء حضرات بے جا قادیانیوں پر سختی کرتے ہیں، انہیں بھی معاشرے میں زندہ رہنے کا حق ہے، آپ صرف اتنی سی بات پر کہ وہ شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں، طرح طرح کے مقدمات میں پھنسا تے ہیں یہ زیادتی ہے، یہ اسلامی رواداری کے خلاف ہے۔ میں نے اس مغربی ذہن کے دلدادہ وکیل سے پوچھا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ تاجدار مدینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر تو کوئی مذہبی رواداری کا دعویٰ اور مظاہرہ تو نہیں کر سکتا میں نے چند واقعات عہد نبوی کے پیش کئے تو پھر وکیل صاحب آئیں بائیں شائیں کرنے لگے اور کوئی نہ بن پڑا۔ اس میں شک نہیں اسلام نے رواداری کا سبق دیا، آپ نے رواداری کا عمل مظاہرہ فرمایا لیکن جہاں اسلامی وحدت کو خطرہ لاحق ہوا، آپ نے وہ سخت گیری فرمائی کہ دوبارہ کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اسلام غیر مسلم اقلیتوں کا تحفظ کرتا ہے لیکن اس وقت تک جب کہ غیر مسلم اقلیتیں اسلامی حکومت کی وفادار ہوں، آئین کی پاسدار رہیں، باغی نہ ہوں تو حاکم وقت کا فرض ہوگا کہ وہ جان و مال کا تحفظ کرے اور اقلیت کی آبرو کی حفاظت کرے، دنیا کا کوئی قانون ملک و قوم اور قانون کے باغی کو معاف نہیں کرتا در اصل ایسی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جو اسلام سے ناآشنا، مغربی تہذیب کے دلدادہ یا سیکولر نظریہ کے حامل ہوتے ہیں جس طرح ملک کے چند سیاستدانوں نے کچھ عرصہ قبل بیان دیئے تھے۔ اب آیئے وہ واقعات دیکھئے جن میں حضور اکرمؐ نے غیر مسلم اقوام کو عبرتناک سزا دی۔

(۱) قبیلہ عرینہ کے اشخاص سرکار مدینہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام قبول کیا، یہ ایک بیماری میں مبتلا تھے آپ نے انہیں ایک چراگاہ میں بھیجا جہاں بیت المال کے جمع شدہ اونٹ تھے اور آپ نے ان سے فرمایا جاؤ اونٹوں کا دودھ پیو اور پیشاب استعمال کرو چونکہ اس بیماری کا علاج ہی یہ تھا، یہ قبیلہ گیا جب دودھ وغیرہ استعمال کیا تو تندرست ہوئے اور نہایت موٹے ہوگئے، انہوں نے چرواہوں کو قتل کیا، اونٹ بھگا کر لے گئے اور مرتد بھی ہوگئے۔ صحابہ نے ان کا تعاقب کیا، پکڑ لیے قید کر کے آنحضرت کی خدمت میں لے آئے۔ آپ نے ان کے ہاتھ پیر کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیں پھرائیں، تین دن تک دھوپ میں پڑے رہے، نہ تو انہیں پانی دیا گیا اور نہ کھانا۔ یہ تڑپتے سسکتے بالآخر وہیں مر گئے، کیا ہے کوئی ماں کا لال جو یہ کہہ سکے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کیا۔ یہ مغربی تہذیب کے دلدادہ جو آئے دن کہتے پھرتے ہیں کہ قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے، ان کی شہری آزادی سلب کر لی گئیں ہیں۔ اس واقعے کا ان کے پاس کیا جواب ہے، کیا رواداری کا مطلب یہ ہے کہ اقلیت تو اکثریت کے حقوق چھین لے لیکن جب اکثریت قانونی دائرہ میں رہتے ہوئے اپنا حق لینے کی کوشش کرے تو یہ ظلم کہلائے، دراصل یہ لوگ مذہب سے بیگانہ، ناآشنا اور جاہل ہوتے، مذہبی غیرت تو ہوتی نہیں لیکن اپنے آپ کو مجتہد سمجھتے ہیں بقول مرحوم اکبر الہ آبادی سے

انہوں نے دین کب سیکھا ہے جا کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

(۲) مدینہ منورہ میں یہودی قبیلہ بنی قریظہ نے معاہدہ شکنی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے محلہ کا محاصرہ کر لیا کئی ہفتے محاصرہ جاری رہا، کھانے پینے کی اشیاء ان تک پہنچنے سے روک دی گئیں، ان کی املاک کو نقصان پہنچایا گیا، ان کے باغات جلانے کے حتی کہ وہ ہتھیار ڈال کر نبی کریمؐ کا فیصلہ ماننے پر مجبور ہوگئے، حضرت سعد بن معاذؓ جن کو یہودیوں نے اپنا ثالث تسلیم کیا تھا کے فیصلہ کے مطابق نو سو کے قریب یہودی مردوں کو قتل کر کے گڑھے میں پھینکا گیا اور یہودی عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو قیدی بنا کر صحابہ کرامؓ میں مال غنیمت میں تقسیم کیا گیا، غزوۂ تبوک میں محض سستی کی وجہ سے شریک جہاد نہ ہونے سے تین مخلص حضرت سعد بن مالک، مرارہ بن ربیع، ہلال بن امیہؓ کا نبی اکرمؐ نے اس قدر سخت بائیکاٹ کرایا کہ ان صحابہ کی بیویاں تک علیحدہ کر دی گئیں اور میکے چلی گئیں، جب تک ان تینوں صحابہ کی توبہ قبول نہ ہوئی تو عام صحابہ نے بائیکاٹ جاری رکھا۔

۱۹۷۴ء میں عالم اسلام کی ۱۴۰ نمائندہ تنظیموں نے مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا، یہ مسلمان برادری کا فیصلہ تھا۔ مرزائی ملک و ملت دونوں کے باغی ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں قوم کے منتخب نمائندوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں گروہوں (لاہوری، قادیانی) کو صفائی کا موقع دینے کے بعد مرزا قادیانی کی نہایت کی مغلظ تحریروں کی روشنی میں کافر قرار دیا تھا۔ اگر قادیانی اپنی اس حیثیت کو تسلیم کر لیں اور قانون کی بالادستی مان لیں تو ہماری قادیانیوں سے کوئی پرخاش نہیں، جس طرح دیگر غیر مسلم اقلیتیں پاکستان میں نہایت امن چین سکون سے

رہ رہی ہیں، رہ بھی رہیں، لیکن آپ کسی بھی قادیانی سے پوچھیں تو اس کا جواب یہی ہوتا ہے کہ حکومت کے کافر قرار دینے سے ہم تھوڑے ہی کافر ہو گئے، ہم تو مسلمان ہیں، غیر مسلم تو وہ ہیں جو غیر احمدی (یعنی مسلمان) ہیں۔ اب یہ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" والی بات ہوئی کہ نہ۔ یعنی اگر مرزائی مسلمانوں کو اس وجہ سے کافر کہیں کہ مسلمان مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تو اس بات پر تو خود ساختہ رواداروں کی پیشانی پر بل نہ آئیں اور اگر مسلمان یہ کہیں کہ مرزا کذاب تھا، اس کے ماننے والے، کافر، مرتد اور دعوئ اسلام سے خارج ہیں، ان کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور اسلامی شعائر استعمال کرنے پر ملکی قانون کے تحت مقدمات دائر کئے جائیں تو یہ ظلم ہے اور شہری آزادیاں سلب کر لینے کے مترادف ہے کی رٹ لگاتے پھریں، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

تمہاری زلف میں پہنچی تو حُسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامۂ اعمال میں ہے

ایک بات اور بھی قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ کنجری کی اولاد، وہ خنزیر ہے' ان کی عورتیں کتیاں ہیں۔ اس پر خدا کی ہزار مرتبہ لعنت وغیرہ وغیرہ۔ تو ان لیڈروں سے پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں جو خود کو مسلمان کہلاتے، مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے لیکن قادیانیوں کے حق میں آئے دن بیان دیتے رہتے، آیا مرزا صاحب کی گالیاں ان کے لئے بھی ہیں کہ نہیں، یا وہ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ ایسے ہی ان وکلاء سے بھی پوچھتا ہوں جو قادیانیوں کی وکالت کرتے ہیں آیا وہ بھی ان مغلظات کی زد میں آتے ہیں یا کہ نہیں، یا آپ کو مرزا قادیانی نے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

بقیہ ــــــــ دوغلی پالیسی

باتوں سے دھوکہ نہ کھائیں لاہوری اور قادیانی دونوں گروپ کے حضرات کو خود بھی چاہئے کہ بصیرت سے کام لیں اور اپنے اکابرین کے تضادات اور تاویلات سے پُر عبارات پر کان نہ دھریں اور جو مسلسل عذاب ان پر آ رہے ہیں ان سے عبرت پکڑیں۔ ورنہ رسوائی اور ذلت تو آپ لوگوں کا مقدر بن ہی چکی ہے۔

راہِ حق میں خواتین کا کردار

حافظ محمد اکرم طوفانی سرگودھا

اسلام کے ابتدائی دور میں جہاں مردوں نے توحید و رسالت کے اقرار کی پاداش میں سختیاں برداشت کیں۔ وہاں اس دور کی مستورات نے بھی اسلام کی راہ میں ایسے مصائب و مظالم برداشت کئے ہیں جو جور و ظلم کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہیں۔ لیکن اس ظلم و جور، سفاکی ئ بے رحمی کے طوفان کا ان پیاری اللہ کی برگزیدہ مستورات نے پورے عزم و استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور مصائب و آلام اور ظلم و ستم کے یہ طوفان جادۂ حق سے ان کے قدم متزلزل نہ کر سکے۔ اور ان صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی اللہ کی راہ میں یہ استقامت رہتی دنیا تک حق کی راہ پر چلنے والوں کیلئے مشعلِ راہ رہے گی۔

حضرت اُم شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب مسلمان ہوئیں تو ان کے خاندان والے ان پر طرح طرح کے مظالم کرنے لگے ایک مرتبہ ان کو سخت دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا۔ اور اس حالت میں روٹی کے ساتھ شہد جیسی گرم چیز کھلائی گئی۔ اور پانی تک نہ دیا۔ جب اس حالت میں کئی دن گزر گئے تو ظالموں نے کہا کہ!

"جس دین پر تم ہو اس کو چھوڑ دو"

حضرت اُم شریک شدت پیاس کی وجہ سے اس درجہ بد حواس ہو چکی تھیں کہ وہ ان کی بات سمجھ نہ سکیں۔ ان ظالم لوگوں نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس دین کو چھوڑ دو۔ آپ جب ان کا مطلب سمجھیں تو فرمایا!

خدا کی قسم اس دین پر قائم ہوں اور مرتے دم تک اسی پر قائم رہوں گی۔ اگرچہ مجھے پیاس ہی ختم کر دے۔

مکہ معظمہ میں جب اسلام کا نور پھیلا تو حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر مع اپنے شوہر اور صاحبزادے کے ایمان لے آئیں۔ اس دور میں مسلمانوں پر قریش مکہ کا ظلم و ستم اپنے شباب پر تھا۔ حضرت سمیہؓ ان ظالموں کے جور و ستم سے کہاں بچ سکتی تھیں۔ قریش مکہ ان پر بھی مظالم و شدائد کے پہاڑ توڑنے میں مصروف ہو گئے۔ مکہ کی تپتی ہوئی ریت پر جو کہ دھوپ کی تپش کی وجہ سے جلتے ہوئے کوئلے کی مانند ہو جاتی تھیں۔ لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کر دیتے تھے۔ لیکن سفاکی اور بے رحمی کے ان طوفانوں میں بھی یہ اسلام پہ پورے عزم و استقلال کے ساتھ ڈٹی رہیں اور پھر جب کبھی وہاں اس طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوتا اور سمیہؓ پر نظر پڑتی تو آپ بڑے ہی معصومانہ انداز میں فرماتے کہ سمیہؓ صبر کرو، صبر کرو۔ اس کے بدلے میں تمہارے لیئے جنت ہے۔

حضرت سمیہؓ دن بھر اس مصیبت میں گرفتار رہتیں شام کو اس مصیبت سے نجات ملتی۔ ایک مرتبہ دن بھر اس مصیبت کو جھیل کر رات کو گھر آئیں تو ابوجہل جو ظالم تھے۔ حضرت سمیہؓ کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ اور یہ تھیں کہ صبر و سکون سے اس ظالم کی تمام بے ہودہ گالیاں سنتی رہیں۔

ابوجہل نے جب ان کا سکون اور اطمینان دیکھا تو غصہ میں آ کر ظالم نے ایک ایسا برچھا ان کو ایسی جگہ پر ایسے مارا کہ آپ شہید ہو گئیں۔

باقی صفحہ ۔۔

شہدائے بدر

کفر و اسلام کے درمیان سب سے پہلا معرکہ بدر کے مقام پر لڑا گیا جس میں سرورِ کائنات کے ساتھ کل ۳۱۳ جانثار تھے جب کہ قریش مکہ بڑے ساز و سامان سے نکلے اور ان کی تعداد ایک ہزار تھی جس میں تمام سرداران قریش شامل تھے۔ بہت گھمسان کی جنگ ہوئی قریش کے ۷۰ سردار مارے گئے جس میں عُتبہ، ولید، شیبہ، عبیدہ، ابوجہل، ابوالبختری، امیہ ابن خلف جیسے عمائدین شامل تھے اور ۷۰ قریشی گرفتار ہوئے جس میں حضرت عباس ابن عبد المطلب عقیل ابن ابی طالب، ابو العاص ابن الربیع سرِ فہرست ہیں بعد میں اکثر گرفتار شدگان مسلمان ہو گئے۔

جب کہ جاں نثاران نبی کریمؐ میں سے چودہ خوش نصیب اشخاص ہیں جنہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستے میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان میں سے ۶ مہاجر اور آٹھ انصاری تھے۔

حضرت عبیدہ ابن الحارث مطلبی قریشی آپ کی کنیت ابو حارث اور لقب شیخ المہاجرین تھا سرورِ دو عالم سے عمر میں دس سال بڑے تھے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی غزوہ بدر میں سب سے پہلے جان عزیز کا نذرانہ پیش کیا مقام صفراء میں دفن ہوئے آپ کی قبر سے ایک عرصہ تک خشک خالص کی خوشبو آتی رہی۔

۲۔ حضرت عمیر ذوالشمالینؓ بیک وقت دونوں ہاتھوں سے کام کرنے کی وجہ سے آپ کا لقب ذوالشمالین مشہور ہوا۔ آپ مہاجرین خوزہرہ سے تعلق رکھتے تھے ابو اسامہ جشمی کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا۔ رضہ

۳۔ صفوان ابن وہب۔ آپ بھی بدری شہداء میں سے ہیں آپ کے والد کا نام بیضا تھا۔ کنیت ابو عمرو رکھتے تھے ابن عدی کے ہاتھوں غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا

۴۔ حضرت عاقلؓ سابقون الاولون میں شمار ہوتے تھے کہ مکہ مکرمہ کے دارِ ارقم میں دولتِ ایمان سے بہرہ ور ہوئے جاہلیت کے زمانے میں آپ کو غافل کہا جاتا تھا رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ شفقت و محبت سے عاقل بنا دیا آپ بھی غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔

۵۔ حضرت عمیرؓ والد کا نام مالک ابن الہیب تھا لیکن ابی وقاص کنیت سے زیادہ مشہور تھے آپ فاتح قادسیہ حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کے چھوٹے بھائی تھے غزوہ بدر میں عمرو ابن ابو داؤد کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمائی۔

۶۔ مہجع ابن صالحؓ۔ یمن کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ عرب قزاقوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر بکلائے گئے حضرت فاروق اعظمؓ نے خرید کر کے آزاد کر دیا۔ آپ کا شمار بھی السابقون الاولون میں تھا عز بار صحابہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بعض صحابہ کرام آپ کی عزت پر رشک کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ لطف و کرم کا مرکز تھے۔ جب غزوہ بدر میں عمرو ابن حضرمی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ تو آپؐ نے اُن کی شہادت کا ذکر فرمایا آج مہجع سید الشہداء ہیں۔

۷۔ سعد ابن خثیمہ انصاری۔ آپ انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ ان بارہ خوش نصیب مدنی صحابہ سے تھے جنہوں نے بیعت عقبہ میں شرکت کی آپ نے عمرو ابن عبدود یا خثیمہ ابن عدی کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا۔ اور بدری شہداء میں شامل ہوئے

۸۔ مبشر انصاریؓ۔ آپ بھی انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے آپ کے والد گرامی کا نام عبد المنذر تھا اپنے بھائی ابو لبابہ کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت کی اور ابو ثور کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا۔ ابو لبابہ نے میدان بدر میں شجاعت و بہادری کے جوہر دکھلائے۔

۹۔ عمیر ابن الحمام الانصاریؓ قبیلہ خزرج سے تھے

قرآنی آیات کا کرشمہ

بچوں کے سوکڑا (سوکھاپن) کا علاج بذریعہ آیات ربانی فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے

زیر سرپرستی
حکیم محمود احمد
فاضل طب و جراحت
رجسٹرڈ
حکومت پاکستان

نیز
خالص روغن بادام
روغن خشخاش
روغن کنجد
عرقیات و مربہ جات

خالص شہد دستیاب ہے
خرید فرمائیں

قاسمی دواخانہ نزد جامع مسجد رئیس غازی بالمقابل کلاتھ مارکیٹ صادق آباد رحیم یار خان

مدینہ پاک میں آپ کا رشتہ مواخاۃ حضرت عبیدہ بن حارث سے قائم کیا گیا۔ انہوں نے بھی بدر میں جام شہادت نوش کیا۔ میدانِ بدر میں جب جنگ زوروں پر تھی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کافروں سے لڑتے لڑتے جو بھی شہید ہوگا، اللہ کی جنت اس کا استقبال کرے گی۔ حضرت عمیر اس وقت کھجوریں کھا رہے تھے واہ واہ کہتے ہوئے اُٹھے اور ساری کھجوریں زمین پر پھینک دیں اور فرمایا آج میرے اور جنت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوسکتی۔ آگے بڑھے اور تلوار لہراتے ہوئے کفار پر ٹوٹ پڑے اور خالد ابن الاعلم کے ہاتھوں شربت شہادت نوش فرمایا۔

۸۔ یزید ابن الحارث آپ رشتہ مواخات میں حضرت ذو الشمالین سے وابستہ تھے دونوں بھائی غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔

۱۱۔ حضرت رافع ابن معلیٰؓ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے معرکہ بدر میں عکرمہ بن ابوجہل کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا۔

۱۲۔ حارثہ ابن سراقہ انصاری۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔ حبان عرقہ کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی والدہ کو ان کے جنتی ہونے کی خبر دی۔

۱۳۔ عوف بن الحارث قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے اور دو نامور صحابہ جنہوں نے ابوجہل کو جہنم رسید کیا۔ معاذ اور معوذ رضؓ آپ کے بھائی تھے۔ غزوہ بدر میں جرأت و بہادری کے جوہر دکھلائے ابوجہل کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

۱۴۔ حضرت معوذ رضؓ یہ اپنے بھائی معاذ کے ساتھ ابوجہل پر حملہ آور ہوئے اور اسے جہنم رسید کیا۔ ابو مسافع کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا جب کہ حضرت معاذ پر عکرمہ ابن ابوجہل حملہ آور ہوا اور ایک بازو کاٹ دیا۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

تین طلاق کا مسئلہ

عبدالرحیم ——— کراچی

س:۔ میں نے اپنی بیوی مسماۃ صابرہ بی بی کو گھریلو ناانفاقیوں کی بنا پر تین طلاقیں دی ہیں، جس کا مذکورہ بیوی کئی بار مطالبہ کر چکی تھی میں نے بذریعہ رجسٹری طلاق نامہ اس کو بھیجا لیکن اس نے وصول نہیں کیا۔ اس صورتحال کے پیش نظر آیا اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہ؟

ج:۔ بیوی کے وصول کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، تین طلاقیں واقع ہوگئی ہیں اور دونوں کے درمیان ازدواجی رشتہ ختم ہوچکا ہے، اب شرعی حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح کی بھی گنجائش نہیں۔

بھنگ کاشت کرنا

نور الحق ——— خیبر ایجنسی

س:۔ حضرت بھنگ کا بونا زمین میں کیسا ہے جائز ہے یا نہیں۔

ج:۔ بھنگ سوائے نشہ کے اور کسی کام نہیں آتی، اس لئے اس کی کاشت اعانت علی المعصیۃ ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے

نکاح پر نکاح

محمد سرور خاں ——— ایبٹ آباد

س:۔ بالغ مسماۃ معروف النساء کا شرعی نکاح مسمی محمد رفیق کے ساتھ عوام الناس کی موجودگی میں ہوا، مگر رخصتی بروقت نہیں ہوئی، تقریباً تین سال بعد مذکورہ لڑکی کو اغوا کرلیا گیا اور دوسرا نکاح کردیا گیا اور نام تبدیل کرکے سکینہ کے نام سے دوسرا نکاح پڑھا دیا گیا، جبکہ پہلے لڑکے نے اسے طلاق نہیں دی۔ کیا اس کا پہلا نکاح درست ہے یا دوسرا۔

ج:۔ پہلا نکاح صحیح ہے۔ دوسرا غلط۔ جب تک پہلے شوہر سے طلاق نہ لی جائے دوسری جگہ اس کا نکاح ہوسکتا اور اگر اسی طرح رہی تو دوسری جگہ اس کا رہنا بدکاری شمار ہوگا۔

سفر کے مسائل

سخاوت علی ——— کراچی

س:۔ نماز قصر کے لئے کم از کم کتنا فاصلہ درکار ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے؟

ج:۔ اگر اپنے شہر سے ۴۸ میل جانے کی نیت سے اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے تو مسافر کہلاتا ہے، وہ سفر کے دوران نماز قصر کرے گا۔

س:۔ ایک شخص شہر اس نیت سے جاتا ہے کہ میں شہر سے کچھ کھانے پینے یا دوسری ضروریات کی چیزیں لے آؤں جبکہ اس کی رہائش گاہ سے شہر کا فاصلہ ۸۰ یا ۹۰ کلو میٹر ہے، دوران سفر کیا وہ شخص نماز قصر ادا کرے گا؟ شہر پہنچ کر اگر نماز کا وقت ہوجائے تو باجماعت نماز قصر کس طرح ادا کی جائے گی؟ یا مسافر اکیلا نماز قصر ادا کرے۔

ج:۔ اگر امام مقیم ہو تو مسافر اس کی اقتدا میں پوری نماز ادا کرے گا باقی سوال کا جواب اوپر آچکا ہے۔

س:۔ ایک شخص حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جاتا ہے۔ مسافر کی حیثیت سے مکہ مکرمہ (مسجد حرام) میں وہ شخص پوری نماز ادا کرے یا نماز قصر ہی پڑھے، کس نماز کا ثواب

زیادہ ہے، یعنی پوری نماز پڑھنے سے یا نماز قصر ادا کرنے سے۔

ج:۔ اکیلا پڑھے تو قصر کرے اور امام مقیم کے ساتھ پڑھے تو پوری پڑھے۔

قرآن میں لحن جلی اور امامت

حافظ شوکت علی ـــــ شاہ پور

س:۔ ایسے شخص کی امامت کے بارے میں جو دوران نماز تلاوت میں ایسی غلطیاں کرتا ہو جیسے لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

یعنی بین کے نون کو فتحہ زبر کے ساتھ۔ ب ع اور اسی طرح مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى پ والضحیٰ۔ کو اس طرح پڑھے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ یعنی یعنی اور دوسرے کاف پر کھڑا زبر۔ اور اسی سورہ بینہ پ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ کو جَزَاؤُ عِنْدَ ارَبِّهِمْ یعنی دال کو الف کے ساتھ وغیرہ۔ حضرت والا واضح فرمائیں ایسے امام کے پیچھے پڑھنے والے حافظ یا قاری، عالم کی نماز درست ہوگی یا نہیں یا تنہا پڑھنا بہتر ہے۔

ج:۔ قرأت کی ایسی غلطیاں لحن جلی کہلاتی ہیں جو حرام ہے۔ ایسے شخص کو امامت نہیں کرانی چاہئے، اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ اعلم۔

میت کا سامنے ہونا ضروری ہے

رشید احمد صدیقی ـــــ ٹنڈو آدم

س:۔ میرے والد محترم جناب ریاض احمد صدیقی مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۵ء کو سانگھڑ سے کراچی کے لئے روانہ ہوئے تھے، لیکن آج تک گھر پر نہیں پہنچے۔ میں نے اخبارات، ایدھی ٹرسٹ کا اپنا گھر، ہسپتال، عزیز و اقارب وغیرہ میں تلاش کیا۔ مگر والد صاحب نہیں ملے۔ آیا ایسی صورت میں والد صاحب کی نماز جنازہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

ج:۔ نماز جنازہ کے لئے میت کا سامنے ہونا شرط ہے البتہ ایصال ثواب کے لئے ان کی طرف سے صدقہ وغیرہ کرنا درست ہے۔ واللہ اعلم۔

باقی صفحہ پر

کیا قادیانیوں سے تعلقات اور میل جول رکھنا جائز ہے؟

تمام مکاتب فکر کا متفقہ فیصلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ ہمارے گاؤں پریم کوٹ تحصیل پٹھیاں ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر میں کچھ با اثر قادیانی رہتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں سے ایسا میل جول اور ایسے تعلقات قائم کئے ہوئے ہیں جیسا کہ مسلمانوں کے آپس میں باہمی تعلقات ہوتے ہیں مسلمان اور قادیانی کھلے عام ایک دوسرے کے گھروں میں جاتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں

دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کیا مسلمان قادیانیوں کے ساتھ اس قسم کے تعلقات رکھ سکتے ہیں؟ اور جو لوگ جان بوجھ کر یہ کردار ادا کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ شریعت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

المستفتی نسیم خان پریم کوٹ آزاد کشمیر

جواب منجانب دار العلوم امجدیہ کراچی

بسم اللہ الرحمان الرحیم

جواب: قادیانی دعوائے نبوت کرنے اور حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی والدہ ماجدہ پر بہتان و افترا باندھ کر قرآن کریم کی تکذیب کر کے ایسا کافر ہے کہ اس کے کفر پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اور پاکستان میں اُسے غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے اس کے باوجود بے حیائی اور ڈھٹائی سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اس لئے اس کے احکام کافر حربی معاہد کے نہیں ہیں بلکہ مرتد کے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء میں جب بچہ بولنا شروع کر دیتا ہے تو ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اس کو کلمہ سکھاتا ہے۔ اس کے بعد جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اپنے عقائد آہستہ آہستہ سکھاتا ہے اور بچہ جب سمجھدار ہو جائے تو اس کا اسلام معتبر ہو جاتا ہے اس کے بعد جب عقائد کفریہ سیکھتا ہے اور ان پر اعتقاد رکھتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ مرتد ہوا۔ حکومت اسلامی میں کافر و مرتد کے احکام میں فرق ہے۔ کافر سے معاملات جائز ہیں۔ مرتد سے معاملات بھی جائز نہیں ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو قادیانیوں سے ملنا جلنا اُن کے ساتھ کھانا پینا۔ سلام و کلام اور محبت کے تعلقات قائم کرنا جائز نہیں۔ خرید و فروخت وغیرہ کسی قسم کے معاملات کرنا بھی جائز نہیں ہیں لہذا جو لوگ جان بوجھ کر قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ کرتے ہیں وہ سخت گناہگار ہیں اور قرآن کریم کی اس وعید میں داخل ہیں۔ ومن یتولهم منکم فانه منهم یعنی تم میں سے جو بے دینوں، غیر مسلموں سے دوستی اور معاملہ کرے وہ انہیں میں سے ہے اور ان کا عمل قرآن کریم کی اس آیت کے بھی خلاف ہے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین یعنی نصیحت آجانے کے بعد کافروں کے ساتھ مت بیٹھو۔

دار الافتاء جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

قادیانی کافر محارب ہیں ان سے تعلقات رکھنا مسلمانوں کی طرح ناجائز و حرام ہیں اور جو لوگ جان بوجھ کر ان سے مسلمانوں کی طرح تعلقات رکھتے ہیں۔ وہ شدید درجہ کی گمراہی میں ہیں قادیانیوں سے جہاں تک ممکن ہو سکے دور رہنا تعلق نہ رکھنا ضروری ہے۔

جامعہ اہل حدیث کورٹ روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمان الرحیم

الجواب وھو الموفق للصواب،

تمام مسلمانوں کا بالاتفاق عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آخری نبی ہیں اِن کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوگیا وحی کا انقطاع ہوگیا اب کوئی نبی نہیں آئے گا جو بھی نبوت کا مدعی ہے وہ کذاب اور مفتری ہے ارشاد ربانی ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب ۴۰) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں نیز بخاری مسلم کی حدیث میں ہے وانا خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں دوسری ابن حزمیہ کے الفاظ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ثابت ہوا کہ سلسلۂ نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا اور دین مکمل ہوگیا۔ جب تک رسول اکرمؐ زندہ رہے آپ دین اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد یہ ذمہ داری حضرات علماء کے سپرد کی گئی چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

ان العلماء ورثۃ الانبیاء کہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں قادیانی چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ نبوت کا سلسلہ جاری وساری سمجھتے ہیں اور نصوص قرآن وحدیث صحیحہ کے خلاف نظریہ رکھتے ہیں اس لئے وہ کافر اور خارج از اسلام ہیں مرتد ہیں ان کے ساتھ میل جول رکھنا اور ان کے گھروں سے کھانا بھی جائز نہیں کیا یہ حقیقت نہیں جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کے مقابلے میں لشکر ارسال کیا اور اسے تہ تیغ کیا پس قادیانی چونکہ مرتد ہیں۔ اس لئے واجب القتل ہیں کجا کہ وہ اسلامی حکومت کے زیر سایہ رہیں شریعت اسلامیہ میں اس کا کچھ جواز نہیں چہ جائیکہ ان کے ساتھ تعلقات رکھے جائیں اور ان کی عزت کی جائے۔ چونکہ قادیانیوں کا نبوت کو جاری سمجھنا اہانت رسول اللہ علیہ وسلم کے مترادف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرنے والا واجب القتل ہے۔ تفصیل کے لئے الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا مطالعہ مفید رہے گا۔ پس اہانت رسول کرنے والوں کے ساتھ تعلقات رکھنے والا بھی ان جیسا ہے۔

استفتاء

کیا مرزائی میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاسکتا ہے؟ از مجلس تحفظ ختم نبوت تغلق روڈ ملتان

منجانب خیرالمدارس ملتان

۱۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور سے آج تک تعامل مسلمین یہی ہے کہ مسلمانوں اور کفار کے قبرستان علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اور تعامل اُمت حجۃ قطعیہ ہے لہٰذا مرزائی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔

۲۔ قبرستان میں داخلہ کے وقت الفاظ سلام سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ کفار کا دفن مسلمانوں کے قبرستان میں جائز نہیں اور وہ الفاظ یہ ہیں السلام علیکم دار قوم مومنین :: اضافت دار مومنین کی طرف علامت تخصیص ہے۔ اور یہ الفاظ حدیث میں وارد ہیں مشکوٰۃ (۱۴۴)

۳۔ اگر اتفاقاً چند مسلمان اور کافر مردے باہم مل جائیں اور کوئی امتیازی علامت موجود نہ ہو تو فقہاء فرماتے ہیں کہ ان کو بھی علیحدہ دفن کیا جائے۔ ہر چند اُن میں مسلمان بھی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے لامحالہ کافر بھی دفن ہوں گے اور یہ جائز نہیں۔

۴۔ اگر کوئی ذمیہ عورت مسلمان سے حاملہ ہو جائے اور بحالت حمل اس کا انتقال ہوجائے تو فقہاء فرماتے ہیں۔ کہ اس کو بھی مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کیا جائے کیونکہ جب تک بچہ اس کے پیٹ میں ہے اُسی کا جزء ہے اور وہ کافرہ ہے لہٰذا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کی جائے یہ صراحت ہے اس بات کی کہ غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا کسی حالت میں جائز نہیں۔

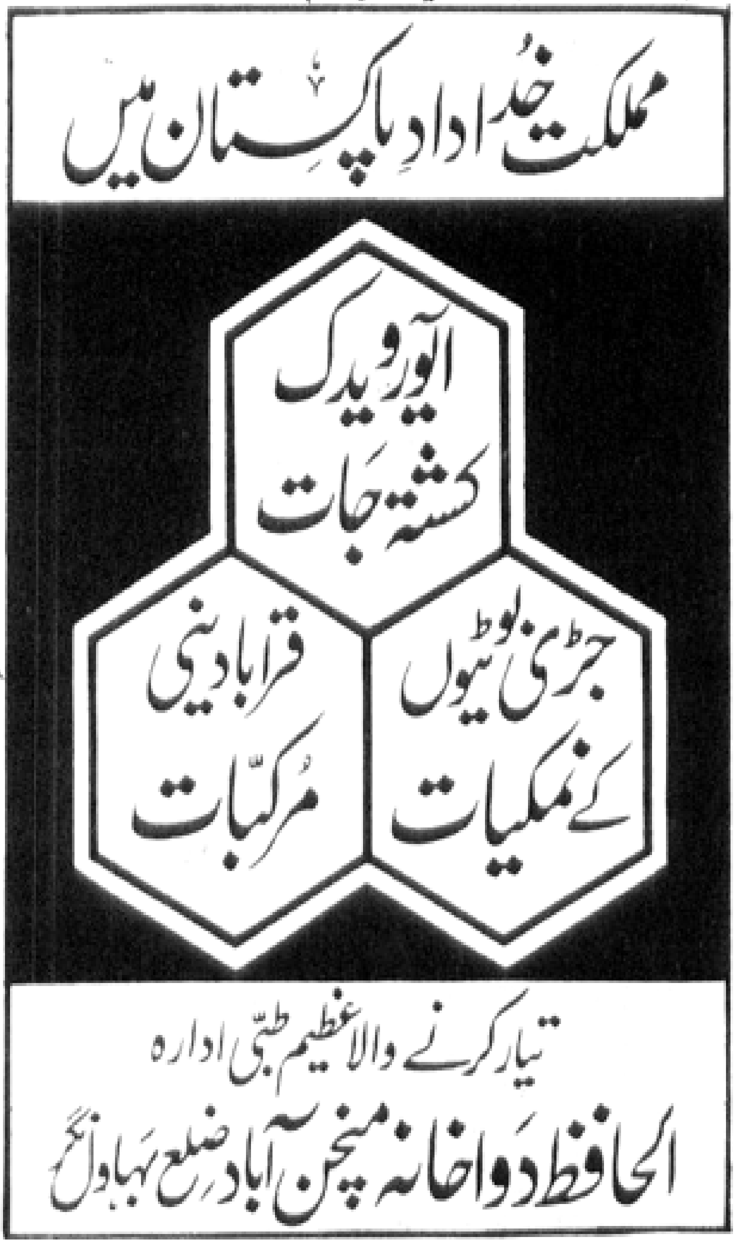

خاتم کا معنیٰ کیا ہے؟ ایک غلط فہمی کا ازالہ

مولوی مشتاق احمد پرانا چوانی کیمپ

(۱)۔ فرقہ کے امراض کا جو قوم ہوتی ہے شکار
دامن اسلام ہوتا ہے اسی سے تارتار

(۲)۔ نظام دجل نبوت کا دورِ ہستی میں
نہ کامیاب ہوا ہے نہ ہو سکے گا کبھی

(۳)۔ جس انقلاب کے خواہاں ہو تم زمانے میں
وہ انقلاب ہوا ہے نہ ہو سکے گا کبھی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کمالات کا ذکر قرآن و حدیث میں مذکور ہے وہ سب شہادت دے رہے ہیں کہ آپؐ کے وجود اقدس پر تمام نعمتوں کی انتہا ہو چکی ہے۔ اور نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک نے عہد نبوت کے سب سے بڑے مجمع میں یہ عام اعلان کیا تھا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط

ترجمہ: آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کیا۔

یہ آیت جو ۹ ذوالحجہ ۱۰ھ کو نازل ہوئی۔ اس میں اس بات کی بشارت دی گئی ہے کہ نبوت کا مقصد دین کی عمارت میں کسی نہ کسی اینٹ کا اضافہ تھا وہ آج تکمیل تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن اس سے پہلے ۵ھ میں بھی یہ بشارت عظمیٰ جو ختم نبوت کی بنیادی اینٹ ہے ان الفاظ میں گوش گذار ہو چکی تھی۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔

لسان العرب، صحاح جوہری، قاموس، اساس البلاغۃ کے تمام ائمہ لغت نے لفظ ختم کے لغوی معنی یہ لکھے ہیں کہ کسی چیز کو اس طرح بند کرنا کہ نہ اس کے اندر کی تمام چیز باہر نکل سکے اور نہ باہر کی چیز اندر جا سکے۔ اسی لیے اس کے دوسرے معنی کسی شے کو بند کر کے اس پر مہر کرنا بھی کرتے ہیں۔ یہ عمل سب سے آخر میں کیا جاتا ہے۔ جس کے معنی انتہا اور ختم کرنے کے آتے ہیں قرآن مجید میں یہ تمام معانی مستعمل ہوتے ہیں۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ

آج قیامت کے دن ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے یعنی بند کر دیں گے کہ بول نہ سکیں۔

قرآن مجید میں ختم کا معنی بند کر دینا بالکل ظاہر ہے۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ۔ خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ (یعنی ان کے دلوں کے دروازے بند کر دیئے گئے)

مقصد یہ ہے کہ نصیحت اور ہدایت کی جو باتیں باہر سے سنتے ہیں۔ وہ ان کے دلوں کے اندر نہیں گھستیں اور بے اثر رہتی ہیں۔ وَخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ اور خدا نے اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی۔ یعنی اس کے کان اور دل بند کر دیئے کہ اس کے کان کے اندر دعوت رسولؐ کی آواز اور اس کے دل کے اندر اس آواز کا اثر نہیں جاتا۔

یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۔ اہل جنت وہ شراب پلائے جائیں گے جس پر مہر لگی ہو گی۔ وہ شراب سربمہر یعنی بند ہو گی جس میں اس بات کا ثبوت ہو گا یہ خالص شراب کھلی ہوئی نہیں ہے کہ اس کے اندر کی خوشبو باہر نکل گئی ہو اور نہ اس کے باہر سے کوئی چیز کسی نے ملا دی کہ جس سے اس کی تیزی کم ہو گئی ہو بہر حال ان تمام آیات سے بالیقین معلوم ہو گیا کہ لفظ ختم کے لغوی اور مشترک معنی کسی چیز کے بند کرنے کے ہیں

لفظ خاتم کی دو قرأتیں ہیں مفسر امام ابن جریرؒ اور ابن حبان اندلسی لکھتے ہیں کہ خاتم کی مشہور قرأت تا کی زیر ہے جس کے معنی ختم کرنے والا اور دوسری قرأت خاتَم تا کے زبر کے ساتھ جس کا معنی ہے ایسی چیز جس کے ذریعے سے کسی چیز کو بند کر دیا جائے اور اس پر مہر لگا دی جائے۔ تاکہ اسے کوئی کھول نہ سکے۔ اور نہ اس کے اندر کی چیز باہر جا سکے۔ الغرض دونوں حالتوں میں آیت پاک کا حاصل معنی ایک ہی ہو گا۔ کہ آپ کا وجود پیغمبروں کے سلسلہ کو بند کرنے والا اور ان پر مہر لگا دینے والا ہے۔ تاکہ آئندہ کوئی نیا شخص پیغمبروں کی مقدس جماعت میں داخل نہ ہو سکے۔ مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے سربراہ مولوی محمد علی آیت خاتم النبیین کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ لغت میں خَاتَمُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ آخِرُهُمْ ۔ یعنی کسی قوم کا خاتَم یا خاتِم ان کا آخری ہے۔ انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں پس نبیوں کے خاتم کا معنی نبیوں کی مہر نہیں ہے بلکہ آخری نبی ہیں۔

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

(قرآن مجید مترجم مع تفسیر از محمد علی لاہوری ص۱۶۶۲ مطبوعہ انجمن احمدیہ لاہور ۱۳۴۱ھ)

مرزائی مفسر نے آخر میں اس امر کا صاف اعتراف کیا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت قطعیات دینی میں سے ہے۔ یعنی اس کا انکار کفر ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ فرقہ قادیانیہ جو مرزا غلام احمد کو مدعی نبوت مانتا ہے لاہوری جماعت ان پر کفر کا تکفیر کیوں نہیں کرتی؟ اس سوال کا جواب وہ جس قدر دیتے ہیں وہ سب کے سب دھوکہ سے خالی نہیں ہیں۔ علامہ محمود الملاح بغدادی لکھتے ہیں۔

القادیانیة والاحمدیة دین واحد ونحن نجمع بینهما لانها تتلاعبان بهذین الاسمین وهما اشد مکرا من غیرهما وهذا تو رطبها کثیر من الاعلام۔

(مجموعہ السنتہ ص۴۹ جلد ۲)

فرقہ قادیانیہ اور احمدیہ لاہوری ان دونوں کا ایک مذہب ہے ہم ان دونوں کو ایک گروہ سمجھتے ہیں کیونکہ یہ ایک ہی تحریک کے دو نام ہیں۔ یہ دونوں فرقے باطل فرقوں سے سخت خطرناک ہیں کیونکہ ان کی زد میں کافی سمجھے ہوئے مسلمان لوگ گرفتار ہو چکے ہیں۔

علامہ محمود الملاح دوسرے مقام پر لکھتے ہیں

بل هذا الفريق من الاحمدية ويجري من المسلمين مجرى الدم وهو اشد خطرا من الفريق الأخر لمن يتبصر

(مجموعہ السنتہ ص۶۶ جلد ۲)

بلکہ یہ فرقہ لاہوری، جس کے زہریلے اثرات مسلمانوں کے خون میں جلدی سرایت کرتے ہیں اگر آپ تدبر کریں تو یہ قادیانیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

قادیانیوں کے لاہوری گروپ کی دوغلی پالیسی

تحریر: م ب

۱۹۱۴ء میں حکیم نور الدین کی وفات پر قادیانی مذہب دو گروہوں میں بٹ گیا۔ ایک قادیانی گروپ دوسرا لاہوری گروپ (جس کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد ہیں) الحکیم کھلا مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر گردانتا ہے۔ مگر لاہوری گروپ والے بظاہر کسی کو کافر نہیں کہتے۔ کا ذبۃ قادیانی پر ایمان نہ لانے والا کافر نہیں اور یہ کہ ان کے نزدیک ہر کلمہ گو مسلمان ہے مثال کے طور پر لاہوری گروپ کے سربراہ محمد علی کے سسر ڈاکٹر بشارت احمد کی کتاب "مجدد اعظم" کے ٹائیٹل پر "ہمارے یعنی جماعت احمدیہ لاہور کے عقائد کے عنوان کے تحت عقیدہ نمبر ۶ مندرجہ ذیل تحریر کیا گیا ہے۔

۶۔ ہم ہر اس شخص کو جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اقرار کرتا ہے مسلمان کہتے ہیں خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو"

اگرچہ لاہوری گروپ کے اکابرین اپنی تحریروں اور تقریروں میں بڑے شدومد سے اعلان کرتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی پر ایمان لانے والوں کو کافر نہیں سمجھتے بلکہ ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے اور وہ نہ صرف یہ کہ مرزا غلام احمد کو "مسیح موعود" نہ ماننے والوں کو مسلمان نہیں مانتے بلکہ اگر کوئی قادیانیت چھوڑ کر اسلام کی طرف آئے یا مرزا غلام احمد کے کسی دعویٰ پر تنقید کرے تو اسے ارتداد اختیار کرنے والا مرتد قرار دیتے اور اس کے خلاف ہر طرح کے زبان درازی اور سب و شتم روا رکھتے ہیں۔ اس بات کا ثبوت اسی کتاب موسومہ "مجدد اعظم" کے صفحات ۲۹۶ تا ۲۹۷ پر ملتا ہے۔ یہاں میر عباس علی صاحب لدھیانوی کا ذکر ہے جو مرزا قادیانی کی شروع کی عیسائیوں اور ہندوؤں کے خلاف مہمات سے متاثر ہو کر ان کے مرید ہو گئے تھے لیکن جب مرزا قادیانی نے حسب پروگرام قدم بقدم آگے بڑھ کر "مسیح موعود" کا دعویٰ کر دیا تو جناب میر صاحب کو انقباض پیدا ہوا اور ایک دن ایسا ہوا کہ وہ مرزا صاحب کے اس دعویٰ پر دو دو ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قادیانیت کے جال سے نکال لیا مولف کتاب اس واقعہ کا جو عنوان جماتا ہے وہ یہ ہے۔ "میر عباس علی کا ارتداد" قارئین حضرات اس بات سے ہی اندازہ لگالیں کہ کہاں تو ہر کلمہ گو مسلمان ماننے کا دعویٰ اور کہاں مرزا قادیانی کو چھوڑ کر اسلام کی طرف لوٹنے والے کے لئے لفظ "ارتداد" کا استعمال اس واقعہ کی تفصیل یوں لکھتے ہیں "میر عباس علی صاحب ابتداً سے ہی کچھ کمزور طبیعت کے آدمی واقع ہوئے تھے حضرت اقدس سے عقیدت کے زمانے میں بھی ذرا ذرا سی باتوں پر جو ان کے خلاف طبع ہوں کو ان کو انقباض ہو جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ان کو کئی بار جتلا بھی دیا کہ مجھے کشفی نظر میں آپ کی طبیعت میں انقباض نظر آتا ہے وہ تو عام لوگوں پر بھی ظاہر تھا۔ ناقل) لیکن امید ہے کہ آپ کی فطرت سلیم اس کو دور کر دے گی۔ مسیح موعود کا دعویٰ ان کو کچھ گراں گزرا تھا۔ مگر خیر وہ ابھی تک لنگڑے لپٹے ساتھ چلے آ رہے تھے۔۔۔ مباحثہ کے دوران میں وہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے جائے قیام پر ان کے پرچہ کی نقل لینے جایا کرتے تھے۔ بس یہ وہاں کا روز روز جانا غضب ہو گیا۔ (یعنی لاہوری لیڈر کے نزدیک مسلمان عالم دین سے ملنا بھی غضب ہے) مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولانا محمد حسن ان کو کھانا کھلانے لگے۔ (اور جب یہ جاتے تو سروقد تعظیم کو کھڑے ہو جاتے اور کہتے میر عباس علی آپ تو سید ہیں۔ آل رسول ہیں۔ تمہارا تو وہ مرتبہ ہے کہ لوگ تم سے بیعت ہوں اور تم پر افسوس ہے کہ تم مرزا کے مرید ہو گئے جو دین سے پھر گیا۔ برگشتہ ہو گیا امام مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کرتا ہے حالانکہ امام مہدی تو سیدوں میں سے ہو گا۔ یہ مغل جیل کہاں سے ہو گیا۔ یہ

دونوں مولوی میر عباس علی کے ہاتھوں کو چومتے اور دو ایک روپیہ بھی نذرانہ دیتے اور کہتے کہ تمہاری شان اعلیٰ و ارفع ہے۔۔ میر عباس علی صاحب پھول کر کپا ہوگئے اور ان کے اعتقاد میں تزلزل واقع ہوگیا۔۔۔۔ نتیجہ یہ کہ ایک مرتبہ مخالفت کی ہوائیں بھرے ہوئے حضرت اقدس کی (یعنی مرزا صاحب کی) خدمت آئے اور کہا کہ میں تو تمہارا مرید ہو کر شرمندہ ہوا۔ تم نے ایسا دعویٰ کر دیا ہے کہ جس سے مجھے شرمندہ ہونا پڑتا ہے" اس پر مرزا صاحب نے قسمیں کھا کر تقریر شروع کر دی کہ میں نے جھوٹا دعویٰ نہیں کیا مولف "مجدد اعظم" لکھتا ہے۔ اس تقریر کو سن کر حضرت مولانا نور الدین پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ اس وجد کی حالت میں کھڑے ہوگئے اور ایک چکر لگایا (غالباً خطرہ دور کرنے کے لئے مرزا صاحب کے گرد حصار کھینچا ہوگا۔ ناقل) لیکن میر عباس علی برابر نہایت ترشادروئی سے انکار کرتا رہا حضرت اقدس مبسوط اور مدلل تقریر فرماتے رہے۔۔۔۔ لیکن میر عباس علی کی شوخی اور گستاخی بڑھتی گئی (جراتمندانہ اظہار خیال شوخی اور گستاخی قرار پائی۔۔۔ ناقل) مگر مولوی عبدالکریم صاحب سے ضبط نہ ہوسکا۔ انہوں نے ایک ڈانٹ پلائی او گستاخ خدا کا مامور اور مسیح تو اس نرمی اور شفقت سے بات کر رہا ہے اور تو اس قدر شوخی اور گستاخی سے کلام کرتا ہے کہ حد سے گزر گیا۔ چل دفع ہو یہاں سے۔ جا کر ان دونوں دابۃ الارض مولویوں مولوی محمد حسین بٹالوی اور حضرت مولوی محمد حسن صاحب (کے) ہاتھ چوم۔ جنہوں نے تمہیں سیدنا بنایا ہے۔ میر عباس علی ڈانٹ سن کر کافور ہوگیا اور اٹھ کر چل دیا (مجدد اعظم صفحہ ۲۶۶-۲۶۷ طوالت کے خوف سے مختصر اقتباسات دیئے گئے ہیں)۔

قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔ لاہوری گروپ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ہر کلمہ گو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لانے والے کو کافر نہیں سمجھتے مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی پر شک کرنے پر ہی میر صاحب کو کیسی ڈانٹ پلائی اور کیسی مغلظات سے نوازا گیا اور لاہوری اکابرین اسے کیسے فخر سے بیان کرتے ہیں۔ اور اس جراتمندانہ اعلان حق کرنے والے مسلمان کے اس عظیم کارنامے کو ارتداد قرار دیتے ہیں۔ یعنی اگر کوئی قادیانی ہدایت پا کر اہل اسلام میں شامل ہوجاتا ہے تو اسے لاہوری گروپ والے مرتد قرار دیتے ہیں جیسا کہ مولف "مجدد اعظم" نے اس واقعہ یعنی میر صاحب کے اُمت مسلمہ میں لوٹنے پر" میر عباس علی کا ارتداد" کا عنوان لگا کر ثابت کر دیا ہے۔ پس عامۃ المسلمین سے التماس ہے کہ لاہوری گروپ والوں کی چکنی چپڑی باتوں
باقی صفحہ ۳۱ پر

قادیانی مردہ

مرزائی شرعاً مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوسکتے اگر دفن ہوجائے تو نکالنا ضروری ہے۔ فقہ حنفی، فقہ شافعی، فقہ مالکی، فقہ حنبلی کی رو سے اس مسئلہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر و اشاعت کے ناظم فقیہ امت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے قلم اٹھا کر امت پر احسان کیا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان سے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں (ادارہ)

فیض لودھیانوی
لاھور

جھرلو کی کاروائی

اس نظم کی اشاعت سے پہلے ملد یاتی انتخابات کا فیصلہ ہوگیا اور ان میں جھرلو کی کاروائی اپنا کام کر چکی۔ اب "جھرلو" کی مدح میں ہمارے محترم فیض لودھیانوی صاحب کی پھلجڑیاں قارئین کی ضیافت طبع کے لئے حاضر ہیں (ادارہ)

بہت سی انجمن ہائے سیاسی ہم نے دیکھی ہیں
قبول عام پاکر جو وطن میں خوب پھیلی ہیں

ہزاروں خام آور رہنما ایسے ہوتے پیدا
جو اپنی قوم پہ شیدا تھے جن پر قوم تھی فدا

مگر ان سب پہ غالب ہم نے پایا ایک جھرلو کو
نہیں توڑا کسی مرد خدا نے اس کے جادو کو

سیاست کے اکھاڑے میں کوئی طاقت نہیں ایسی
جہاں جھرلو کی چلتی ہو وہاں جمہوریت کیسی

الیکشن کے دنوں میں خاص کر یہ کام آتا ہے
اسی کی اوٹ میں ہر دوٹ زیر دام آتا ہے

مداری کے اشاروں پہ نرالے کھیل ہوتے ہیں
جو خود کو کامراں سمجھیں وہ آخر فیل ہوتے ہیں

بدل دیتا ہے پانسہ آن واحد میں اثر اس کا
زمانہ دیکھ کر حیران ہوتا ہے ہنر اس کا

حقیقت میں نگاہیں جانتی ہیں شان جھرلو کی
عوام الناس کو ہرگز نہیں پہچان جھرلو کی

چھچھی جس کی طرح اے فیض نافع ہے وجود اس
وہی اعزاز پاجاتا ہے جھرلو ساتھ دے جس کا

(بشکریہ الاعتصام لاہور)

ختم نبوت و حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

مولانا غلام رسول فیروزی

قادیانی مغالطہ انگیزیوں کا جواب

اب نزول مسیح علیہ السلام پر احادیث ملاحظہ کیجئے اور جو نشانیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بیان ہوئی ہیں وہ مرزا صاحب میں تلاش کیجئے۔

پہلی حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، فیصلے کریں گے، انصاف کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جنگ بند کردیں گے، مال کو بہا دیں گے حتیٰ کہ مال کو کوئی قبول نہ کرے گا، اور ایک سجدہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا اگر چاہو تو اس کی تصدیق کے لئے یہ آیت قرآنی پڑھ لو، وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته یعنی تمام تر اہل کتاب اس پر اس کی موت سے پہلے پہلے ایمان لے آئیں گے (بخاری، مسلم)

شناخت: اس حدیث کو پڑھ کر مرزا مسیح کی شناخت کیجئے کیا مرزا صاحب وہی مسیح ہیں جس کا ذکر اس حدیث میں ہے کیا مرزا صاحب کے دور میں انصاف اور امن عامہ قائم ہوا ہے؟ یا مرزا صاحب کے آتے ہی پہلی جنگ عظیم، پھر دوسری جنگ عظیم، پھر فلسطین، پھر افغانستان، اور انڈیا کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی، اور پھر کیا مرزا صاحب کی موت سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئے ہیں۔

دوسری حدیث:

لیهبطن عیسی بن مریم حکما عدلا واماما مقسطا ولیسلکن فجا حاجا او معتمرا ولیاتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیه

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم ضرور بہ ضرور اتریں گے حاکم عادل اور امام ہو کر۔ اور ضرور حج یا عمرہ کے لئے چلیں گے حتیٰ کہ میری قبر پر پہنچیں گے مجھے سلام کہیں گے۔ اور میں جواب دوں گا۔ (مسلم، مسند احمد، در منثور تقریباً)

شناخت: مرزا صاحب نے نہ حج کیا نہ عمرہ کیا اور نہ ہی ساری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پر حاضری دے سکے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے سیف چشتیائی میں یہی حدیث نقل کرنے کے بعد ایک پیشین گوئی فرمائی ہے، فرماتے ہیں۔

"ہم پیشین گوئی کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا میں حاضر ہو کر سلام کرنا اور جواب سلام سے مشرف ہونا یہ نعمت قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی (صفحہ ۱۰۹، نیا ایڈیشن)

اس پیشین گوئی کے بعد مرزا صاحب تقریباً سات سال زندہ رہے مگر مدینہ شریف نہ جا سکے۔

تیسری حدیث:

اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے شرقی سفید منارے کے قریب نازل ہوں گے۔ دو چادریں اوڑھے ہوئے اور دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے (مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

شناخت: مرزا صاحب دمشق کے مینار پر کیا اترتے، وہ تو قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔

چوتھی حدیث:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم منکم (بیہقی)

تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب ابن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوگا، اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

شناخت: یہاں آسمان کا لفظ موجود ہے مگر مرزا صاحب قادیان میں پیدا ہوئے۔ اس حدیث میں امام سے مراد امام مہدی ہیں، یعنی ہمارا امام مہدی ہم میں سے ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی ہو کر اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں گے تو اس وقت ہماری کیا ہی شان ہوگی۔

پانچویں حدیث:

ینزل اخی ابن مریم من السماء (کنز العمال)

میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

شناخت: یہاں بھی آسمان کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے۔

چھٹی حدیث:

عیسیٰ ابن مریم زمین پر اترے گا پھر نکاح کرے گا اس کی اولاد ہوگی پینتالیس سال زندہ رہے گا پھر مرے گا میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن ہوگا پھر میں اور عیسیٰ ایک ہی روضے سے ابوبکر اور عمر کے بیچ میں اٹھیں گے (مشکوٰۃ)

شناخت: مرزا صاحب نے نہ تو دم برس کی عمر پائی، اور نہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دفن ہوئے آج بھی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ دجال کو لد کے مقام پر قتل کریں گے۔ یہ لد آج بھی اسرائیل کی ائیرپورٹ ہے مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ لد سے مراد لدھیانہ ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۷) شاید اس لئے کہ یہ مرزا صاحب کے گھر سے نزدیک پڑتا تھا۔

جس شخص کے کچھ بھی ہوش و حواس ٹھکانے ہوں گے وہ مذکورہ بالا واضح احادیث میں نہ کوئی تاویل کرے گا اور نہ کسی کو کرنے دے گا۔ ضد اور نہ ماننے کا علاج تو خیر آج تک تجویز نہیں ہو سکا۔ البتہ اگر ہمارے نوجوان تھوڑی سی عقل مشترک سے کام لیں تو مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں قادیانیوں کو جتنے نہ دیں گے میں نے اختصار سے کام لیا ہے ورنہ نزول مسیح کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کی

تعداد سو کے قریب ہے جو حدیث کی ہر طرح کی کتب میں بکھری ہوئی ہیں

اب قادیانی حضرات بتائیں کہ کہیں لفظ آسمان کا مطالبہ کرنا کبھی آسمان کی حقیقت سے انکار کر دینا اور کبھی لفظ توفی کا سہارا لینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح اشارات کی روشنی میں ان کے کسی کام آ سکتا ہے؟

مرزا صاحب کے دعاوی کے تین اہم مراحل

پہلا مرحلہ نبوت کا: مرزا صاحب نے اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں لکھا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین معہ (قرآن) اس وحی الہٰی میں میرا نام محمد رکھا ہے اور رسول بھی (ص ۴)

لیجئے اس آیت سے مرزا صاحب نبی تو بڑے ہی مزے سے بن گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھنے سے قادیانیوں کو منع کرتے ہیں۔ محمد رسول اللہ کہتے وقت قادیانیوں کے ذہن میں مرزا غلام احمد صاحب کی شخصیت ہوتی ہے

دوسرا مرحلہ مسیحیت کا: مرزا صاحب اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھتے ہیں۔

"استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی روح جا پڑی جس کا نام روح الصدق ہے پھر سب کے آخر صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں۔ وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ میں تھا۔ اس کی پیدا ہونے کے بارے میں یہ الہام ہوا۔ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ (ص ۴۷، پہلا ایڈیشن۔

میں نے اختصار سے کام لیا ورنہ مرزا صاحب کی اس کتاب کا ص ۴۶ اور ص ۴۷ مکمل پڑھے جانے کے لائق ہیں وہاں مرزا صاحب استعارے کے رنگ میں خود ہی مریم بنتے ہیں۔ پھر انہیں حمل ٹھہرتا ہے پھر ان میں سے عیسیٰ پیدا ہوتا ہے اور یہ پیدا ہونے والا عیسیٰ بھی مرزا صاحب خود ہی ہوتے

باقی ص ۲۹ پر

بزمِ ختم نبوت

ڈاکٹر عبدالسلام ایوارڈ ٹھکرا دیا جائے

میں آپ کی توجہ روزنامہ جنگ لاہور ۸۷-۱۱-۲۶ بروز جمعرات کی اس خبر کی طرف لانا چاہتا ہوں جس میں بتایا گیا ہے کہ مشہور مرتد اعظم قادیانی ڈاکٹر عبد السلام نے نوبل انعام کی طرز پر "ڈاکٹر عبد السلام ایوارڈ" جاری کیا ہے، اس انعام میں ایک ۱۰۰۰ ڈالر کی رقم رکھی گئی ہے اور اس انعام کے ساتھ اس مرتد کے دستخطوں سے جاری ہونے والا سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔ یہ ایوارڈ پاکستان میں سر انجام دینے کے صلے میں دیا جائے گا۔ پہلا ڈاکٹر عبد السلام ایوارڈ "سال ۱۹۸۶ء" کے لئے پنجاب یونیورسٹی زوالوجی ڈپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر خالد پرویز لودی کو دیا جائے گا۔ یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ مشہور زمانہ یہودی ایجنٹ اور مرتد اعظم کے نام سے مسلمانوں میں ایوارڈ تقسیم کیا جائے گا۔ آپ سے عرض ہے کہ ڈاکٹر خالد پرویز لودی کے بارے میں تحقیق کریں اگر وہ پکا مسلمان ہے تو اسے مجبور کیا جائے کہ وہ اس ایوارڈ کو ٹھکرا دے۔ کیونکہ یہ ایوارڈ ایک مسلمان کے لئے دنیا اور آخرت میں تباہی و بربادی کا باعث ہے، مسلمانوں کی تاریخ گواہ ہے کہ انگریز نے جب بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اس نے یہی طریقہ اختیار کیا کہ ملک کے سربراہوں، وزراء اور بہترین دماغوں کو تحفے تحائف دے کر ان کے دلوں میں اپنے لئے نرم گوشہ پیدا کر لیا ہے۔ عبد السلام صرف یہودی ایجنٹ چاہتا ہے کہ ملک تعلیم یافتہ طبقہ میں یہ ایوارڈ تقسیم کر کے ان کو اپنا ہمنوا بنائے اور ان کے دلوں میں اپنے لئے نرم گوشہ پیدا کر لے۔ حکومتِ پاکستان کو اس ایوارڈ پر فوراً پابندی لگا دینی چاہئیے۔ میں ڈاکٹر خالد پرویز لودی سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ یہ ایوارڈ غیرتِ ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے ٹھکرا دے۔ آپ سے عرض ہے کہ اس ایوارڈ کو ختم کرانے کے لئے حکومتِ پاکستان پر دباؤ ڈالیں۔

محمد ندیم طاہر

رحیم یار خان

معلومات کا خزانہ

ریاض احمد فرسٹ ائیر ٹانک

آپ کا رسالہ باقاعدگی سے ہمارے شہر پہنچتا ہے اور پڑھنے والے آہستہ آہستہ سمجھ رہے ہیں کہ مرزائی کون ہیں مرزا قادیانی کون تھا۔ وغیرہ اور یہ سب آپ کے رسالے کی وجہ سے لوگوں کو معلومات کا خزانہ بلکہ بیش بہا خزانہ پہنچ رہا ہے آپ کے رسالے کے تمام سلسلے بہت ہی اچھے ہیں۔ اور بار بار پڑھنے کے قابل ہیں۔ یہ کوئی خوشامدی تعریف ہے بلکہ وہ تعریف ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ یہی دعا کی طرح اور انشاء اللہ یہ رسالہ ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔

کس طرح شکریہ ادا کروں؟

حافظ ۔ م ۔ مزاری خان پلور

ختم نبوت جیسا رسالہ جامع مانع آج تک نظر سے نہیں گذرا ہر نئے رسالہ کے آمد پر اسے خوش آمدید

کہتا ہوں آئندہ رسالہ کی آمد میں بے تاب منتظر رہتا ہوں۔ ہر رسالہ کا بڑے شوق و ذوق سے مطالعہ کرتا ہوں اور دوستوں کو بھی مطالعہ کی ترغیب دیتا ہوں واقعی اس رسالہ کا ہر لفظ سونے کے پانی سے لکھنے کے لائق ہے جب ہی نئے رسالہ پر نظر پڑتی ہے تو بے تاب خوشی کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں انشاءاللہ عنقریب ایک جماعت (مزاری بلوچ لبریشن فورس) تشکیل دے رہے ہیں جو تمام فرق بالخصوص مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کے لیے عذاب بن کر دنیا میں پھیل جائے گی اور میں نے شیزان کے تمام مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

دستک

ساجد انور ۔ اوگرہ

حضورؐ نے فرمایا جب بھی کسی کے گھر جاؤ تین بار دستک دو اور اگر دروازہ نہ کھلے تو واپس چلے جاؤ اور اس کا برا نہ مناؤ اور اگر اندر سے کوئی پوچھے کہ باہر کون ہے تو جواب میں اپنا نام بتاؤ۔

محمد شہباز عالم ۔ ہری پور

انٹرنیشنل ختم نبوت رسالہ پڑھا رسالہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ اسے دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے ہمارے ہاں ہری پور میں ایک تنظیم بنائی گئی ہے جو وسیع پیمانے پر کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم قادیانیوں کے لیے ایٹم کے برابر ہے

ایمان تازہ ہو جاتا ہے

محمد زاہد راشدی ۔ حاصل پور

مجھے ختم نبوت انٹرنیشنل سے بہت زیادہ عقیدت ہے میں کافی عرصہ سے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں۔ اور میرا ایمان تازہ ہو جاتا ہے اس کے علاوہ میں ختم نبوت جیسے عظیم اور مقدس کام والے علماء سے بھی بہت زیادہ عقیدت رکھتا ہے اس کے کارنامے اور ان کے حالات زندگی بطور تاریخ اور ریکارڈ کے جمع کر کے رکھتا ہوں

بہترین رسالہ

محمد شاہد انجم ۔ خانیوال

گزارش ہے گزشتہ کئی ماہ سے بندہ کے پاس ختم نبوۃ آ رہا ہے بندہ کے پاس اس کے علاوہ بھی کئی دینی رسائل آتے ہیں لیکن ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی نہایت ہی خوبصورت اور بہترین رسالہ ہے اور یہ ہفت روزہ بے مثال ہے بندہ اپنے احباب میں خریداری کی مہم کو بھی تیز کر رہا ہے اور ختم نبوۃ لبریشن فورس کی ضلع بھر میں رکنیت سازی ہو رہی ہے جو کہ قادیانیت کے تعاقب کے لیے نہایت مؤثر ثابت ہوگی آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہفت روزہ ختم نبوۃ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

اچھا رسالہ

ساجد انور ۔ سواتی ۔ اوگرہ

میں نے ختم نبوت پڑھا بہت پسند آیا۔ اتنا اچھا رسالہ نکالنے پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں خدا اس کو اور آپ کو مشن کو ترقی دے آمین۔

رسالہ تعلیمی اداروں کیلئے منظور کیا جائے

محمد الرحمان انور ۔ خطیب گنڈف

کافی دنوں سے خط لکھنے کا ارادہ تھا لیکن مصروفیت آڑے رہی۔ رسالہ ختم نبوۃ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اس کے مضامین پڑھ کر دل سے دعا نکلتی ہے فی الواقع حتی المقدار فریضہ تبلیغ کو ادا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اب آپ کو مقابلہ معلومات کا جو سلسلہ جاری کیا ہے یہ نہایت ہی مستحسن قدم ہے بسلسلہ نمبر ۲ کے جوابات بھی ارسال کر رہا ہوں۔

جناب عالی کیا ہی اچھا ہو کہ یہ رسالہ حکومت پاکستان کی طرف سے ملک بھر کے تمام تعلیمی اداروں کے لیے منظور کیا جائے۔ لہذا حکومت پاکستان سے استدعا ہے کہ ملک بھر کے تمام تعلیمی اداروں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کیلئے اسے سرکاری طور پر منظور کیا جائے تاکہ نئی نوجوان نسل صحیح معنوں میں اسلام اور پاکستان کی خدمت کر سکے اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کی ذمہ داری سے حکومت پاکستان عہدہ برآ ہو کر عنداللہ ماجور ہو۔

ذکریوں کا تعاقب کیجئے

محمد عمر فیروز آبادی ۔ خضدار

الحمدللہ آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت اپنے تمام تر ترتیب و مضامین کے اعتبار سے بہت اعلیٰ و اولیٰ ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ ترقی عطا فرمائے اور آپ کے مقاصد حسنہ کی تکمیل فرمائیں اور عوام و خواص کو مجلہ کے مواعظ حسنہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا شرف بخشے آمین۔ میں ہفت روزہ ختم نبوت کا ایک ادنیٰ خریدار ہونے کے ناطے سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ جس طرح آپ حضرات دن رات قادیانیوں کا تعاقب کر رہے ہیں تو ان کے چھوٹے بھائی ذکری (فرقہ) بھی تو ہیں جنہوں نے تربت مکران بلوچستان میں جعلی نبی عرفات صفا مروہ اور آب زمزم بنا رکھے ہیں نہ ان کے ہاں روزہ ہے نہ نماز ہے نہ حج ہے نہ زکوٰۃ ہے نہ کلمہ طیبہ ہے نہ نجاست سے طہارت یہاں تک قرآن کریم کے مقابلے میں اپنی آسمانی کتاب برہانی نامی مشہور کر رکھی ہے اور مزے کی بات یہ کہ تمام پیروکار خود بلوچ ہیں اور ان کا نبی پنجابی ہے یعنی ملا محمد ان کی اپنی کتاب برہان نہ پنجابی نہ بلوچی بلکہ فارسی میں ہے لیکن ان تمام خرافات اور قباحتوں کے باوجود آپ میرے خیال میں ان سے چشم پوشی کر رہے ہیں اندرون ملک اپنی جگہ باہر ملکوں سے بھی انٹرنیشنل ختم نبوت کے لیے نمائندے منتخب ہیں لیکن پورے مکران سے ایک بھی نمائندہ نہیں لیا گیا ہے۔ لہذا میری درخواست ہے کہ کسی کو اپنے جریدہ کیلئے نمائندہ منتخب فرمائیں۔ جو وہاں کے تمام حالات اور ذکریوں کے تمام طور طریقے سے واقفیت رکھتے ہیں۔

مرتب: سہیل باوا

نونہالان ختم نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

حضورؐ کی امانت، دیانت

خالد احسان ٹھاکر سیر اپر تنا ول

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور امانت ودیانت بچپن میں ہی اتنی مشہور ہوگئی تھی کہ لوگ آپؐ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ اور اپنی امانتیں آپؐ کے پاس بے کھٹکے رکھ جایا کرتے تھے۔ بعثت کے بعد جب عام لوگ خاص کر اپنے خاندان والے آپؐ کے دشمن ہوگئے۔ تب بھی اکثر مکہ والے اپنی امانتیں آپؐ ہی کے پاس رکھتے تھے ہجرت کے موقع پر جب کہ رات کے وقت کافر آپؐ کے مکان کو گھیرے ہوئے تھے۔ اسوقت بھی لوگوں کی امانتیں آپؐ کے پاس تھیں جنہیں آپؐ حضرت علی المرتضیٰؓ کے سپرد کرکے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ہمراہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

عارفانہ باتیں

امتیاز علی بلوچ سکھر

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت ابراہیم بن ادھم رحمت اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے شیخ میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے مجھے کوئی نصیحت کیجئے تاکہ اس پر عمل کروں۔ ابراہیم بن ادھم نے فرمایا اگر تو مجھ سے چھ خصلتیں کو قبول کرلے تو اس کے بعد تو جو کچھ کرے گا، وہ تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا پہلی یہ کہ جب تو گناہ کرے۔ تو خدا کی روزی دکھا۔ اس شخص نے کہا جب رزق دینے والا وہی ہے تو اور کہاں سے کھائیں فرمایا یہ بات اچھی نہیں ہے کہ آقا کی نافرمانی کرے اور پھر اس کی روزی کھائے۔ دوسری یہ کہ اگر تو گناہ کرنا چاہتا ہے۔ تو اس ملک سے باہر نکل جا۔ اس نے کہا کہ مشرق و مغرب اور شمال جنوب سب کا مالک اللہ ہے آخر میں اس کی حکومت سے باہر کہاں جا سکتا ہوں؟ فرمایا۔ یہ بات اچھی نہیں کہ تو اسی کے ملک میں رہے۔ اور اسی کی نافرمانی کرے۔

تیسری یہ کہ جب تو گناہ کرنا چاہیے۔ تو ایسی جگہ کر جہاں اللہ تجھے نہ دیکھے۔ اس شخص نے کہا کہ اللہ تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور وہ تو دل کی پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے ایسی کون سی جگہ ہے۔ جہاں وہ موجود نہ ہو۔ فرمایا یہ بات اچھی نہیں کہ تو اسے حاضر و ناظر بھی مانے۔ اور پھر اس کے سامنے بے دھڑک گناہ بھی کرے چوتھی یہ کہ جب ملک الموت تیری روح قابض کرنے آئے تو اس سے کہہ دے کہ مجھے توبہ کرنے کی مہلت دے۔ اس نے کہا کہ بھلا وہ میری بات کیوں قبول کرے گا موت کا وقت تو مقرر ہے۔

فرمایا کہ اگر تم کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ توبہ کے لئے مہلت حاصل کرو۔ تو اس وقت کو غنیمت کیوں نہیں سمجھتے اور ملک الموت کے آنے سے پہلے توبہ کیوں نہیں کر لیتے؟ پانچویں یہ کہ جب تیرے پاس منکر نکیر آئیں تو ان کو اپنے پاس سے دور کر دے۔ اس نے کہا بھلا مجھ میں اتنی طاقت کہاں؟ فرمایا اگر یہ طاقت نہیں۔ تو ان کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر چھٹی یہ کہ قیامت کے دن جب حکم ہوگا کہ گناہ گاروں کو جہنم میں لے جاؤ۔ اس وقت کہنا میں نہیں جاتا۔ اس نے کہا میرے کہنے کا کیا اور مجھے زبردستی گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ فرمایا جب یہ حال ہے تو پھر گناہ کرنے سے باز کیوں نہیں آتے؟۔ اس شخص پر حضرت ابراہیم بن ادھم کی ان عارفانہ باتوں کا اس قدر اثر ہوا کہ زار زار رونے لگا یہاں تک کہ گناہوں کی سیاہی دور ہوگئی اسی وقت سچے دل سے توبہ کی۔ اور مرتے دم تک اس پر قائم رہا۔

ایک سوال اور اس کا جواب!

حافظ حبیب اللہ مہر شمس آباد سکھر

ایک مرتبہ ایک شخص نے شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ رقص اور سرود کی محفل میں انسان خوشی سے ساری رات بیٹھا رہتا ہے۔ وہاں اسے نیند نہیں آتی لیکن جب وہ عبادت میں مشغول ہو تو اسے نیند آنے لگتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ شاہ صاحب نے فرمایا۔ دو پلنگ ہوں ایک پر کانٹے بچھے ہوں اور دوسرے پر پھول تو نیند کس پر آنے لگی؟ اس شخص نے کہا کہ پھولوں کے پلنگ پر۔ آپ نے فرمایا بس کانٹوں کا پلنگ محفل رقص و سرود کی مانند ہے اور پھولوں کا پلنگ عبادت کی مانند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محفل رقص و سرود میں نیند نہیں آتی مگر عبادت میں آجاتی ہے۔

حضرت منفوسہ بنت زید

امتیاز علی بلوچ سکھر

آپ کا نام منفوسہ تھا۔ زید ابن ابی الفروس کی بیٹی تھیں بہت بڑی عارفہ گذری ہیں۔ ہر وقت یاد الہٰی میں مستغرق رہتی تھیں۔ بیوہ صابرہ تھیں۔ آپ کی کوئی اولاد زندہ نہ رہتی تھی سب بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے جب کوئی بچہ مرتا تو نہایت اطمینان سے اس کا سر اپنی گود میں لے کر بیٹھ جاتیں۔ اور کہتیں، خدا کی قسم بلاشبہ تیرا آگے جانا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ تو میرے پیچھے جائے۔ اور میرا صبر اس سے بہتر ہے کہ میں تجھ پر نوحہ کروں۔ اور تیری جدائی حسرتناک ہے تو یقیناً اس کا اجر اللہ کے ہاں بہتر ہے۔ پھر جوش میں آکر حضرت عمرو بن معدی کرب کا ایک رجزیہ شعر پڑھتیں جس کا مفہوم یہ ہے۔

"ہم ایسے لوگ ہیں کہ اپنے مردوں پر نہیں روتے
اگر چہ صدمے میں کمر ٹوٹ جاتی ہے :"
اس کے بعد نہایت صبر سے بچے کی تجہیز و تکفین کرتیں اور پھر یادِ الٰہی میں مشغول ہو جاتیں۔

محافظین قرآن کریم

محمد اشرف ضیاء متعلم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ہارون آباد

۱۔ اللہ تعالیٰ نے بقاءِ قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۲۔ محمد رسول اللہ نے نفاذ و قیام قرآن کی حفاظت فرمائی
۳۔ صحابہ کرامؓ نے مال و جان کی قربانی دے کر وقار قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۴۔ حفاظ حضرات نے الفاظ قرآنی کی حفاظت فرمائی
۵۔ قراء حضرات نے اداء صحت قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۶۔ اولیاء کرام نے روح قرآن (معرفت الٰہی) کی حفاظت فرمائی۔
۷۔ مومن نے کلام اللہ کو زبان اور دل سے مان کر قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۸۔ مسلمان نے کلام اللہ کے ہر حکم پر عمل کرتے ہوئے علم قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۹۔ علماء صرف نے صیغۂ قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۱۰۔ علماء نحو نے اعراب قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۱۱۔ علماء مفسرین نے اسرار و رموز قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۱۲۔ علماء محدثین نے منشاء و مراد قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۱۳۔ علماء معانی نے فصاحت و بلاغت قرآن کی حفاظت فرمائی
۱۴۔ علماء فقہ نے احکام قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۱۵۔ علماء لغت نے کلمات قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۱۶۔ علماء فلسفہ نے حقائق و دقائق قرآن کی حفاظت فرمائی۔
۱۷۔ علماء مبلغین نے تبلیغ و اشاعت قرآن کی حفاظت کی
۱۸۔ کاتبوں نے نقوش قرآن (تحریراً لفظاً) کی حفاظت کی
۱۹۔ جلد ساز نے اوراق قرآن کی حفاظت کی۔
۲۰۔ مدارس عربیہ نے تمام علوم قرآن کی حفاظت کی۔

اچھی باتیں

فاروق رحمت، محمد شاہد رحمانی، سرگودھا

تین چیزیں۔ انسان کو زندگی میں ایک بار ملتی ہیں، والدین، حسن، جوانی
تین چیزیں۔ کبھی چھوٹی نہ سمجھیں - قرض - فرض - مرض
تین چیزیں۔ خلوص دل سے کرنی چاہئیں۔ رحم - کرم - دعا
تین چیزیں۔ کسی کا انتظار نہیں کرتیں - موت - وقت - گاہک
تین چیزیں - ہر ایک کی جدا ہوتی ہیں۔ صورت، سیرت، قسمت
تین چیزیں۔ پردہ چاہتی ہیں - کھانا، دولت، عورت
تین چیزیں - انسان کو ذلیل کرتی ہیں۔ چوری - چغلی - جھوٹ
تین چیزیں۔ کوئی دوسرا نہیں چرا سکتا۔ عقل - علم - ہنر

گناہوں کو دھونے والی دوا

میمونہ طاہرہ ـــــ سرگودھا

ایک دفعہ حضرت علیؓ شہر بصرہ میں تشریف لے جا رہے تھے، ایک بڑا مجمع دیکھ کر فرمایا یہ کیسا ہنگامہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ ایک حکیم صاحب کا مطب ہے، یہ سب مریض لوگوں کا مجمع ہے۔ یہ بات سن کر حضرت علیؓ بھی مطب میں تشریف لے گئے۔ ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا مریضوں کے لئے دوا تجویز کر رہا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: اے حکیم! آپ کو کوئی ایسی دوا بھی معلوم ہے جو کہ گناہوں کی بیماریوں کو دور کرے، جو غافل دلوں سے غفلت کے زنگ کو دور کرے، جو بندے کو خدا سے ملا دے۔

یہ سن کر طبیب تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوا پھر بولا: جناب آپ اسلام کے باغ میں تشریف لے جائیں وہاں پہنچ کر ایمان کا درخت تلاش کریں، اس درخت سے محبت اور عشق الٰہی کے پتے، اخلاص کی ٹہنیاں اور یقین کے پھل توڑ کر محراب عبادت میں مصلے پر ان دواؤں کو رکھ کر سجدہ کرنے والے ماتھے کا بٹہ بنا کر ان دواؤں کو پیس لیں، اگر پانی کی ضرورت ہو تو خوف الٰہی سے نکلے ہوئے آنسو ملا کر کفن کی صافی میں چھان کر قبر کے گڑھے میں جا کر پی لیں جہاں تم کو کوئی نہ دیکھے۔ اے پوچھنے والے یہ دوا رہے گناہوں کو دھونے والی۔ دلوں کو صاف کرنے والی۔ پھر طبیب یہ نسخہ تجویز کرنے کے بعد فوراً ایک چیخ مار کر مر گیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: واللہ یہ سچا طبیب، روحانی طبیب اور طبیب جسمانی تھا۔

اقوالِ زرّیں

محمد مرسلین انجم ـــ جماعت چہارم جنڈانوالہ

- دل کی سب سے بڑی بیماری حسد ہے!
- احمق کی دوستی سے بچو!
- عمل کا دارومدار نیت پر ہے!
- آہستہ بولنا ایمان کی علامت ہے!
- مصیبت میں گھبرانا نہیں چاہئے!

یہ نور زندگی ہے

مرسلہ: میمونہ طاہرہ سرگودھا

اے کامیاب انسان — اے خوش خطاب انسان
کیوں رنج سے ہے نالاں — غم سے نہ ہو پریشاں
لڑکی خدا نے دی ہے
یہ نور زندگی ہے
خدمت کا نور یہ ہے — دل کا سرور یہ ہے
عنوان زندگی ہے
ہنس ہنس کے کہہ رہی ہے
جس کو رسول اکرم — کرتے تھے پیار ہر دم
ان کو بھی بس خدا نے — لڑکی ہی بیٹی دی تھی
ایسی کہ جس کے دم سے — دنیا میں روشنی تھی
لڑکا ہو یا کہ لڑکی
یہ دین ہے خدا کی
اے کامیاب انسان — اے خوش خطاب انسان
لڑکی خدا نے دی ہے
یہ نور زندگی ہے

اخبار ختم نبوت

قادیانی دنیا میں ہمارے خلاف اخبارات میں پروپیگنڈہ کرکے ہمارے موقف کی مدد کرتے ہیں

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

جوں جوں ختم نبوت کا کام دنیا میں پھیلتا جا رہا ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین دنیا بھر میں قادیانیت کے تعاقب کا کام کر رہے ہیں، قادیانیوں کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل رہی ہے، بنگلہ دیش میں تو وہاں کے مسلمانوں نے قادیانیت کا جنازہ نکال دیا ہے، ماریشش، کینیا، یونین، برطانیہ میں قادیانیت کا محاسبہ وہاں کے مسلمان خوب کر رہے ہیں اور انہیں بے حد کامیابی مل رہی ہے۔ قادیانی گروہ اس محاسبہ سے گھبرا کر مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں ایک تو وہ مقامی حکومت کو یہ باور کراتے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مسلمان انہیں قتل کرنے کیلئے مسلمانوں کو اکساتے ہیں اور انگریزی اخبارات میں اسی انداز پر مبنی من گھڑت خبریں چھپواتے ہیں تاکہ مذکورہ ملکوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مسلمان کا داخلہ بند ہو جائے چنانچہ اسی قسم کی حرکت انہوں نے ماریشش، کینیڈا میں کی اور حال ہی میں لندن میں منعقد ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس سے بوکھلا کر ٹائمز لندن میں ایک رپورٹر کے ذریعہ ایک جھوٹی خبر شائع کرائی گئی، جب اس قسم کے حرکات اور خبروں کے بارے میں ختم نبوت انٹرنیشنل کے نمائندے نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن سے ایسی خبروں پر تبصرہ کرنے کو کہا تو انہوں نے کہا کہ اس طرح کی خبریں قادیانی شائع کرا کے مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں جہاں جہاں یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں، ہمارے لئے ریکارڈ بنتا جا رہا ہے، ہم ان تمام خبروں کو جمع کرکے دنیا کی حکومتوں کے سامنے اپنا کیس پیش کر سکتے ہیں کہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والے صرف پاکستان سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ دنیا کے ہر ملک میں قادیانیوں کے خلاف ایک عام نفرت پائی جاتی ہے قادیانیوں کے بارے میں پوری امت کا ایک ہی نظریہ ہے وہ قادیانیت کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، ایسی خبروں کا اثر انہیں پر پڑتا ہے۔

قادیانیوں سے انکم ٹیکس وصول کرنے کیلئے ٹریبونل قائم کیا جائے

فیصل آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزیر خزانہ سینٹرل بورڈ آف ریونیو اور ریجنل کمشنر انکم ٹیکس اسلام آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ انجمن احمدیہ ربوہ، تحریک جدید، وقف جدید، خدام احمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، وصیت فنڈ اور دیگر ذیلی تنظیموں سے کروڑوں روپے کا انکم ٹیکس وصول کرنے کے لئے ایک خاص ٹریبونل قائم کیا جائے اور قادیانیوں کی طرف سے ہر سال آمدنی کے بارے میں جو انکم ٹیکس کے گوشوارے داخل کئے گئے ہیں، ان کو قبضہ میں لے کر سیل کر دیا جائے۔ اسی طرح ویلتھ ٹیکس کے بارے میں بھی مکمل تحقیقات کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کی مجلس مشاورت ربوہ میں ہر سال اپریل میں دو روزہ اجلاس کرکے بجٹ منظور کرتی ہے اور ۱۹۸۴ء کی یکم مئی کو مرزا طاہر بھاگ کر لندن جانے کے بعد سے قادیانی جماعت سالانہ بجٹ چھاپ کر منظوری حاصل کرتی ہے اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ ناظر بیت المال خرچ ربوہ سید مسعود مبارک قادیانی کے بجٹ پر دستخط ہیں انہوں نے کہا کہ ۸۳/۸۲ سال کا بجٹ دو کروڑ ۲ لاکھ ۹۴ ہزار ۷۷۰ روپے ہے اور ۸۷/۸۶ کا بجٹ ۳ کروڑ ۷۵ لاکھ ۳۰ ہزار ۱۷۷ روپے ہے اور ۸۸/۸۷ کے بجٹ میں ۱۰ فیصد کا اضافہ کر دیا گیا ہے جبکہ سالانہ جلسہ کا خرچہ ۴۳ لاکھ ۵۱ ہزار ۱۳ روپے دکھایا گیا ہے، جبکہ جلسے نہیں ہوئے کیونکہ آرڈیننس کے تحت پابندی عائد ہے، اسی طرح سال ۸۷/۸۶ تحریک جدید کا بجٹ ۲۱ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے اور وقف جدید کا ۴۴ لاکھ روپے ظاہر کیا گیا ہے، جبکہ گذشتہ سال آمدنی کا گوشوارہ صرف ۱۸ لاکھ روپے کے قریب چنیوٹ دفتر میں داخل کیا گیا تھا، مجلس کے پاس ثبوت موجود ہیں۔

◉◉◉

کنیڈا میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا جائیگا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنیڈا کے خزانچی جناب چوہدری مسعود اقبال جو گذشتہ دو ماہ سے پاکستان کے دورے پر تشریف لائے ہوئے ہیں، گذشتہ دنوں کراچی پہنچ گئے، انہوں نے کراچی پہنچنے کے فوراً بعد دفتر ختم نبوت کراچی میں کارکنوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی وفد نے جو کنیڈا کا دورہ کیا تھا، اس کے اچھے اثرات نکلے ہیں، انہوں نے کہا کہ کنیڈا میں بسنے والے مسلمان جن کا تعلق مختلف ملکوں سے ہے انہیں قادیانیت کی حقیقت سمجھنے میں مدد ملی ہے۔ انہوں نے کہا وفد نے کنیڈا کا دورہ کرکے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے، انشاء اللہ اب ہم وہاں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کنیڈا میں ختم نبوت کا کام کرنے کے لئے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز ڈاکٹر اسماعیل میمن کی سربراہی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنیڈا کی تشکیل کر دی گئی ہے اور پورے کنیڈا میں اس کی شاخیں کھولنے کے انتظامات ہو رہے ہیں، جبکہ ایڈمنٹن میں پہلے ہی شاخ کام کر رہی ہے۔

دریں اثنا جناب مسعود اقبال چوہدری نے بتایا کہ انہوں نے پنجاب میں اپنے دورے کے دوران ملتان، فیصل آباد، لاہور میں ختم نبوت کے دفاتر کا معائنہ کیا اور وہاں علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں، اس کے علاوہ دینی مدارس کو بھی دیکھا، شیخ المشائخ حضرت مولانا دامت برکاتہم سے کندیاں میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ کندیاں میں قیام کے دوران حضرت امیر مرکزیہ سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کے علاوہ بیرون ملک کام خصوصاً کنیڈا میں کام کرنے کے لئے ہدایات حاصل کیں، چوہدری صاحب نے ملتان میں مرکزی دفتر کا معائنہ کیا، اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن سے کام کے سلسلے میں تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ واضح رہے جناب مسعود چوہدری صاحب راولپنڈی کے رہنے والے ہیں، اور گذشتہ ۱۰ سال سے کنیڈا کی صوبائی حکومت کے زیر انتظام ایک محکمہ میں انجینئر ہیں، ختم نبوت کے کام کو آپ نے اپنا مشن بنا لیا ہے۔

ختم نبوۃ یوتھ فورس ضلع خانیوال کا انتخاب

سرپرست :۔ مولانا عبدالکریم نعمانی صاحب
صدر :۔ مولانا اللہ وسایا قاسم ۔ جہانیہ
نائب صدر :۔ حافظ محمد عبداللہ ، کبیر والا
جنرل سیکرٹری :۔ محمد شاہد انجم ۔ خانیوال ۔
جوائنٹ سیکرٹری :۔ عبدالمالک مدنی ۔ میاں چنوں
سیکرٹری اطلاعات :۔ محمد کفایت اللہ زاہد ، دین پوری جہانیہ
خازن :۔ احسان الحق ، جہانیہ ۔

ختم نبوۃ یوتھ فورس ضلع خانیوال کے کارکنوں نے عظمت ختم نبوۃ پر مر مٹنے کا عزم کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان کی سرپرستی میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اجلاس میں مولانا عبدالرؤف قاسمی نے عہدیداروں سے حلف وفاداری لیا ۔

مختصر خبریں

ٹنڈو غلام علی کی متعدد تنظیموں ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ، سیرت کمیٹی ، انجمن نوجوانان اتحاد اسلامی اور اصلاح المسلمین نے اپنے ہنگامی اجلاس میں مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو ربوہ میں یا کسی دوسری جگہ جلسہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

ٹنڈو غلام علی سے پروانۂ ختم نبوت مولوی محمد یعقوب ہزاروی کا بیٹے کا آپریشن ہوا ہے ، قارئین سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

ہری پور ہزارہ صدیق آباد کی کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور سے مولانا عبداللہ صاحب مولانا محب الحق صاحب ، مولانا قاری محمد شبیر صاحب کی قیادت و راہنمائی میں کثیر تعداد میں شرکت کی ، نیز ہری پور کے وفد نے حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے بھی ملاقات کی اور ہری پور کی دعوت دی جسے حضرت امیر مرکزیہ نے بخوشی قبول فرمایا ۔

صدر شبان ختم نبوت ہری پور جناب خالد اقبال نے محمدی مسجد صدیق آباد کے امام حافظ محمد یوسف پر قاتلانہ حملے اور سیالکوٹ میں قادیانیوں کی طرف سے دو مسلمانوں کی شہادت پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا اور حکومت سے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ۔

مولانا منظور احمد الحسینی کا خطاب

(کراچی) پچھلے دنوں اسٹیل ٹاؤن جامع مسجد المصطفیٰ میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب سے لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز نے کام شروع کیا ہے ، قادیانیت بوکھلا اٹھی ہے ۔۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کیا جائے گا ۔

مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں دورۂ "ردّ قادیانیت"

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے زیر اہتمام مرکز کے تعاون سے مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں پندرہ روزہ کورس "ردّ قادیانیت" کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ کورس ۲۹ دسمبر ۸۷ء کو ان شاء اللہ شروع ہوگا مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت علامہ اللہ وسایا صاحب یہ کورس پڑھائیں گے۔ کالج و سکولوں کے اساتذہ طلبہ اور دیگر خطباء و اہل علم حضرات کو اس کورس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ ایک درخواست سادہ کاغذ پر تحریر کر کے (مولانا) محمد عبداللہ خالد خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ کے نام ارسال کریں۔ اس درخواست میں تعلیمی قابلیت مستقل اور موجودہ پتہ اور دیگر ضروری کوائف درج ہو۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ دسمبر ہے۔

الداعی (مولانا) محمد عبداللہ خالد
خطیب مرکزی جامع مسجد
امیر مجلس تحفظ ختم نبوت
ضلع مانسہرہ

اخبار ختم نبوت

کیمبرج ہال میں قادیانیوں کا جلسہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی عظیم فتح

لندن سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کے مسلم طلباء نے وہاں رہائش پذیر مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد کی مدد سے قادیانیوں کو ایک جلسہ جو مختلف مذاہب کے نام سے منعقد کیا گیا تھا ناکام بنا دیا۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ آج کل قادیانی برطانیہ کے مختلف علاقوں میں مختلف مذاہب کے نام سے جلسہ کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کو مرتد بنا کر کفر کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ اسی طرح کے جلسے کا انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ میں بھی انتظام کر رکھا تھا اور پولیس والوں کو دھوکہ دے کر کہ مسلمان لاٹھیوں، چاقوؤں اور چھریوں سے حملہ کریں گے چنانچہ پولیس والوں نے کیمبرج ہال کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ تقریباً ۵۰ مسلمان نوجوانوں کے بیٹھنے والے باشندے تھے عالمی مجلس کے مولانا نذیر احمد کے ہمراہ نعرہ تکبیر کی گونج میں مسلم طلباء کی مدد کے لئے کیمبرج یونیورسٹی کے اس ہال میں پہنچے جس میں جلسہ ہو رہا تھا۔ مسلمانوں کو دیکھ کر قادیانیوں پر خوف طاری ہو گیا۔ فوراً پولیس والوں کو ایک طرف لے جا کر کہا ہمیں کے متعلق خطرہ تھا وہ آ گئے۔ ادھر مختلف مذاہب کے لوگوں کی تقریریں شروع ہو گئیں جب قادیانیوں کی باری آئی تو کیمبرج کے مسلم طلباء نے جلسہ کے چیئرمین (کیمبرج شہر کے میئر) سے اعتراض کیا کہ قادیانی مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے عظیم نمائندے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا نذیر احمد ہال میں موجود ہیں ان سے تقریر کرائیں۔ قادیانیوں نے اعتراض کیا کہ جلسہ کا انتظام ہم نے کیا ہے اور مسلمانوں کو دھمکی دی کہ اگر تم خاموش نہیں ہوتے تو یہاں سے نکل جاؤ ورنہ ہم پولیس کے حوالے کر دیں گے۔ اس پر مسلمانوں نے نعرے لگانا شروع کر دیئے۔ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے چیئرمین جلسہ نے سٹیج پر تمام مذاہب کے سکالروں کی موجودگی میں مسلمانوں کے نکتہ نظر کو سمجھنے کے بعد مسلمانوں کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے وہاں پر موجود پولیس کو بھی حالات سے آگاہ کیا۔ پولیس والوں نے مسلمانوں کو بتایا کہ قادیانی یہ کہتے تھے کہ مسلمان ہم پر حملہ کرنے کے لئے مسلح ہو کر آئیں گے۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ پولیس والوں نے قادیانیوں کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے جلسہ برخاست کر دیا۔ قادیانیوں کو پولیس اپنی نگرانی میں ہال سے باہر لے گئی۔ بعد میں عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد نے کیمبرج کی مسجد میں قادیانیت کے موضوع پر تفصیل سے خطاب کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم فتح سے نوازا اور قادیانیوں کو ذلیل کیا۔

حضرۃ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کراچی پہنچ گئے

عالم اسلام کے ممتاز سکالر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشریات مولانا علامہ مفتی محمد یوسف لدھیانوی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر کراچی پہنچ گئے۔ آپ دونوں گذشتہ ۵ ماہ سے کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ میں مقیم تھے جہاں وہ کیپ ٹاؤن کی عدالت عظمیٰ میں قادیانیوں کی طرف سے انہیں مسلم قرار دینے کے بارے میں دائر کی گئی رٹ سماعت میں مسلمان وکلاء کی معاونت کر رہے تھے۔ یاد رہے کہ مولانا لدھیانوی اور مولانا اشعر اس سے پہلے بھی کئی بار کیپ ٹاؤن جا چکے ہیں۔ مولانا لدھیانوی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پوری دنیا میں قادیانی کوششوں کو ناکام بنا دیا جائے گا۔

دفتر ختم نبوت کراچی میں حضرۃ مولانا ارشد مدنی مدظلہ العالی کی آمد

ایشیا کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات مولانا سید ارشد مدنی پچھلے دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر تشریف لائے، جہاں عالمی مجلس کے رہنماؤں اور کارکنوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا جن میں مولانا محمد زکریا، مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد انور فاروقی، جناب پیر جی محمد اقبال اور دیگر کارکن شامل تھے۔ مولانا ارشد مدنی نے کارکنوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی سرگرمیوں کے سدباب کی جدوجہد میں شریک ہونا ہر مسلمان کی ڈیوٹی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ختم نبوت کا کام کرتے ہیں وہ قابل صد مبارک باد ہیں۔ آخر میں انہوں نے دفتر کا معائنہ کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی کو سراہا۔

اللہ رب العزت مغفرت فرمائے

ملک عزیز کے نامور قانون دان خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے نسبتی صاحبزادے حضرت قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ کی والدہ محترمہ کا پچھلے ہفتے انتقال ہو گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری نے ان کے آبائی شہر کبیر والا جا کر جنازہ میں شرکت کی۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے رہنما مولانا محمد بخش صاحب خطیب مدنی مسجد کا گذشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ مجلس کے مرکزی دفتر میں مرحومین کی تعزیت و ایصال ثواب کے لئے تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

کلکتہ ہائی کورٹ نے مقدمہ قرآن کا فیصلہ سنا دیا مقدس کتب پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی

کلکتہ ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مسٹر دیپک سین اور جسٹس مسٹر شیامل کمار سین کی دو رکنی بنچ نے اپنا فیصلہ سنایا جو چاند مل چوپڑا کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے دیا گیا ہے۔ چوپڑا کی اپیل مسترد کرنے کا ۹ اکتوبر کو سنایا گیا تھا اور مکمل فیصلہ سنانا بعد پر اٹھا رکھا گیا تھا۔ ۲۲ اکتوبر کو فاضل ججوں نے اپنا فیصلہ سنایا۔ اس میں مسٹر دیپک سین نے کہا ہے کہ قرآن مجید اسلام کی اساسی کتاب ہے اور پیغمبر اسلام کے زمانے سے لے کر آج تک کسی مہذب ملک میں اس نوعیت کا مقدمہ قرآن کے خلاف دائر نہیں کیا گیا۔ فاضل جج مسٹر دیپک سین نے اپنے فیصلے میں تحریر کیا کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۵ قرآن مجید یا دیگر مقدس مذہبی کتابوں پر لاگو نہیں ہوتی جس کے تحت انہیں ضبط کیا جائے اور قانونی پابندی لگائی جائے۔ کسی بھی عدالت کے دائرہ اختیار میں یہ نہیں ہے کہ کسی بھی طرح تاریخی کتب آسمانی کے معاملے میں مداخلت کرے۔ مسٹر جسٹس شیامل کمار سین نے فیصلے میں کہا کہ کسی مقدس آسمانی صحیفے کو خلاف قانون قرار دینے کی اپیل کرنی عوامی ایک سیکولر اسٹیٹ میں نہ قبول کی جا سکتی ہے نہ مقدس کتب پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔

تبصرۂ کتب

نام کتاب : معالم العرفان فی دروس القرآن

افادات مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

مرتب : الحاج لعل دین ایم۔ اے

ناشر : مکتبہ دروس القرآن، فاروق گنج، گوجرانوالہ (پاکستان)

صفحات : ۴۴۸ قیمت ۷۰ روپے

یہ سلسلہ دروس القرآن کا چھٹا مجموعہ ہے۔ قرآن حکیم کی طویل ترین سورت "البقرۃ" کو دو حصوں میں شائع کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ پہلے پارے پر مشتمل تھا اب دوسرے حصے میں دوسرا مکمل پارہ اور تیسرا تا اختتام سورت شامل ہو گیا۔ مولانا عبدالحمید سواتی مدظلہ علماء کرام کے حلقوں میں جانے پہچانے شخصیت ہیں۔ الحمدللہ وہ عرصہ دراز سے قرآنی علوم کے موتی بکھیر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی کاوش کو قبول کرتے ہوئے جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ ضخیم مجموعہ ۴۷ دروس قرآنی پر مشتمل ہے۔ جس میں ۹۲۵ عنوانات ہیں۔ تفسیری مجموعوں میں مولانا موصوف کے دروس کا سلسلہ بہت ہی عمدہ اضافہ ہے۔ معالم العرفان میں جدت و تحقیق کے نام سے تحریف کرنے والوں، شرک و بدعات، باطل رسومات کی بڑے عمدہ انداز میں تردید کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عظمت صحابہؓ پر برچھے والے رکیک حملوں کا بھی بجا طور پر دفاع کیا گیا ہے۔ جگہ جگہ دروس میں فلسفہ ولی اللّٰہی کو آسان ترین الفاظ میں پوری تفصیل و بسط سے بیان کر دیا گیا ہے۔ علماء، خطباء، تاجر، ملازمت پیشہ اور کالج و یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے اس کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

نام کتاب : الفقہ الاکبر مع اردو ترجمہ البیان الازھر

مؤلف : حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

ناشر : ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ پاکستان

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے ہے۔ مولانا عبدالحمید سواتی مدظلہ نے اس مختصر کتاب کی خصوصیات کو ملحوظ رکھ کر اس کا اردو میں سلیس اور با محاورہ ترجمہ کر دیا ہے تاکہ اس پر فتن دور میں جہاں اعمال و اخلاق اسلامی کو لوگ خیرآباد کہہ چکے ہیں کم از کم اپنا عقیدہ تو درست رکھیں اور نیز حنفی مسلک کے مسلمان

بخوبی یہ معلوم کر سکیں کہ ہم کن عقائد کے پابند ہیں اور امام اعظم رحمہ اللہ نے کون سے عقائد تحریر فرمائے ہیں۔ (منظور احمد الحسینی)

بقیہ ——— اداریہ

ترجمہ:۔ میں اس عقیق ملک پر قدم نہیں رکھتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔

(ہفت روزہ چٹان لاہور جلد ۴۰ شمارہ ۱۹

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۸۷ء)

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے اس ریمارکس کو ملک دوستی کہیں گے یا ملک دشمنی؟ کیا اس کے باوجود ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی سے دوستی رکھیں گے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ہو یا ایم ایم احمد قادیانی یا سول، فوج کے عہدے پر فائز قادیانی ——— ہر قادیانی آئین پاکستان اور قادیانی آرڈیننس کو تسلیم نہیں کرتے پھر بھی ان کو ملک کا وفادار کہنا سنگین غلطی ہے۔

بقیہ ——— حیات عیسیٰ

ہیں۔ اس طرح مرزا صاحب ابن مریم ٹھہرتے ہیں۔

ہم نے مانا کہ مرزا صاحب نے یہاں استعارے کا لفظ استعمال کیا ہے مگر ہم تماشا تو یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس استعارے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزا صاحب نے اپنی مسیحیت کو کس طرح پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے

آپ خود فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب کے سوا اگر کوئی دوسرا آدمی بھی مذکورہ بالا دلیل پیش کر رہا ہے اور استعارے کا سہارا لے کر اپنی مسیحیت ثابت کرنا چاہے تو آپ اس کو جھوٹا ہونا کس طرح ثابت کریں گے۔ اگر وہ کہے کہ یہ استعارہ ہے جو میرے اور خدا کے درمیان راز ہے۔ تو بس خاموشی سے ایمان لے آؤ۔ تو بتائیے کہ آپ اس کی کونسی ٹانگ توڑیں گے۔

افسوس کہ مرزا صاحب نے ان دلائل کا سہارا لیا ہے جو ہر کس و ناکس کو نبی اور مسیح بنا کر رکھ دیں لیکن بہرحال مرزا صاحب مذکورہ بالا طریقے سے مسیح بن ہی بیٹھے۔

تیسرا مرحلہ مہدویت کا: حدیث شریف میں ہے کہ ... مہدی حضرت سیدنا ... کی ... مرزا صاحب ... تھے۔ مرزا کی سید ... میں ... دیکھیے

حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ تم اس میں سے ہو (ایک غلطی کا ازالہ) اندازہ فرمائیے کہ کیسی بھیانک اور زلزلہ خیز بات ہے لیکن بہرحال مرزا صاحب نے مقام مہدویت کے حصول کا طریقہ تلاش کر ہی لیا۔

پھر ایک ہی شخص کا ان تینوں حیثیتوں سے پیش ہونا ایک ایسا امر ہے جو عیسائیوں کی تثلیث سے بھی بڑھ کر پیچیدہ ہے اور لایعنی ہے اور اس کو ثابت کرنے کے لئے تثلیث کے ماننے والوں سے بھی زیادہ کتابیں تو لکھی جا سکتی ہیں مگر ان میں کوئی معقول بات نہیں کہی جا سکتی جو کسی ذی ہوش انسان کے بھی حلق سے نیچے اتر سکے۔

اس پہ طرہ یہ ہے کہ مرزا صاحب اس تثلیث کو مکمل کرنے کے بعد بھی تھکتے نہیں فرماتے ہیں۔

" دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہ دیا گیا میں آدم ہوں میں ابراہیم ہوں ..... میں محمد ہوں.

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۴) نیا لطیب

مسیح کی خوبیاں قرآن میں: مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی مسیح کی خوبیاں مجھ میں پائی جاتی ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ قرآن میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی کون کون سی خوبیاں بیان ہوئی ہیں اور کیا وہ خوبیاں مرزا صاحب میں موجود تھیں۔

انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم۔ (آل عمران ۴۹)

(سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں)، میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے اذن سے پرندہ بن جاتا ہے اور مادرزاد اندھے اور جذام والے کو شفا دیتا ہوں اور اللہ

کے اذن سے مردے زندہ کرتا ہوں، اور تمہیں بتاتا ہوں کہ تم نے کیا کھایا ہے، اور کیا گھر میں چھوڑا ہے۔

مرزا صاحب نے اس کے سوال کا جو جواب دیا ہے، ذرا ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:

"یہ مسمریزم ایک قسم کا جادو، اور مکروہ چیزیں ہیں جو اگر خدا تعالیٰ انہیں سیدنا مسیح علیہ السلام کی خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کے طور پر ہرگز بیان نہ کرتا۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ ——— آپ کے مسائل

تاش کھیلنا ناجائز ہے

عبدالرحیم ——— کراچی

س:۔ TV پر قرآن و حدیث کا پروگرام دیکھنا جیسا کہ آجکل ایسے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں جن میں قرآن و حدیث کا موضوع ہوتا ہے۔ علماء اور قاری صاحبان بھی ہوتے ہیں۔ پروگرام دیکھنا جائز ہے یا ناجائز۔

ازراہ کرم حدیث کے حوالے سے جواب دیکر ہماری اصلاح فرمائیں۔

ج:۔ ٹی۔وی دیکھنا تصویروں کی وجہ سے مطلقاً ناجائز ہے۔

س: تاش کا کھیلنا حدیث کی روشنی میں کیا حیثیت رکھتا ہے جبکہ کھیلنے والا نماز، روزہ وغیرہ اور دوسری عبادات کا پابند ہو۔

ج:۔ تاش کھیلنا ناجائز ہے، حدیث میں شطرنج کھیلنے پر وعید آئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

مرشد کی راہنمائی ضروری ہے

محی الدین احمد ——— کراچی

س:۔ کیا سلسلۂ بیعت ایک عام فرد کے لئے ضروری ہے؟ شرعی طور پر اس کی حیثیت کیا ہے؟ جیسا کہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، مجددیہ وغیرہ۔

(۲) تجدید بیعت کب اور کن صورتوں میں جائز ہے؟ اس سلسلے میں کوئی کتابچہ ہو تو براہ کرم عنایت فرمائیں گے۔

ج:۔ اصل مقصود اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل اور برے امراض باطنی (حسد، کبر، بخل وغیرہ) کی اصلاح ہے، شیخ سے تعلق اسی اصلاح کے لئے ہے، عام آدمی اگر اوامر شرعیہ پر عمل کرتا رہے اور ممنوعات شرعیہ سے بچتا رہے تو بیعت اس کے لئے ضروری نہیں، تجدید بیعت کی ضرورت بھی مندرجہ بالا مقاصد کے لئے ہے، جو شخص سلوک طے کرنا چاہے اس کے لئے کسی مرشد کی راہنمائی ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

رضاعت کا مسئلہ

سیف الرحمن درخواستی ——— روجھان

س:۔ زید کے رضاعی والد کی سوتیلی ماں کا دودھ ہندہ نے پیا ہے، کیا زید اور ہندہ کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے؟

ج:۔ صورت مسئلہ میں ہندہ زید کے رضاعی والد کی رضاعی بہن اور رضاعی پھوپھی ہے، اس لئے یہ نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔

بقیہ ——— عمر بن عبدالعزیز

تمہارا ہدیہ پہنچ گیا ہے، جسے ہم نے بہت پسند کیا۔ اب ہم اس سیب کو آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیج رہے ہیں اس کو قبول کرنا) یہ سن کر غلام نے کہا: امیر المؤمنین اس کے لینے میں کیا مضائقہ ہے کہ آپ کے چچازاد بھائی نے بھیجا ہے؟ اور ہدیہ تو رسول کریم بھی قبول فرمالیا کرتے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ تھا مگر ہمارے لئے رشوت ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ صحابہ کرام دیا کرتے تھے، ان کی نیت بالکل صاف تھی، مگر آج جو ہم کو ہدیہ دیا جاتا ہے اس میں اکثر لوگ اس نیت سے دیتے ہیں کہ ہمارا کام ہو جائے (تاریخ الخلفاء)

(۱۰) ایک دفعہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے زمانہ خلافت میں اپنی بیوی سے کہا کہ انگور کھانے کو جی چاہتا ہے، تمہارے پاس کچھ ہو تو دو تاکہ انگور خرید کر منگوائیں۔ اہلیہ محترمہ نے جواب دیا میرے پاس تو کوڑی بھی نہیں ہے میں کہاں سے دوں؟ آپ امیر المؤمنین ہیں اور آپ کے پاس اتنا بھی نہیں کہ انگور لے کر ہی کھالیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں دل میں انگور کی تمنا لے کر جانا چاہتا ہوں، کیونکہ یہ اس سے بہتر ہے کہ (بیت المال کے پیسے سے انگور کھاؤں، جس میں تمام لوگوں سے معافی بھی مشکل ہے) کل کو دوزخ کی زنجیروں میں جکڑا جاؤں۔

(تاریخ الخلفاء)

یہ تھیں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی دس مجالس آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ان میں خداء تعالیٰ کا خوف کتنا تھا، آج اگر ان جیسا بادشاہ کسی ملک میں ہوتا تو ملک کا نظام ہی تبدیل کر دیا ہوتا، ہر انسان کو اس کا حق ملتا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

انہیں کے نقش قدم پر ہو خدا جینا

ویرحم اللہ عبداً قال آمینا

بقیہ ——— دل بدست آور

میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اسی کشمکش و تذبذب میں رات کو سو گئے۔ خواب میں حضور رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے، حضور نے فرمایا عبداللہ کیا تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو کہ لوگوں نے حج کے دوران تمہیں مختلف جگہوں پر دیکھا جبکہ تم حج کے لئے گئے ہی نہیں وہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس فعل کو بہت پسند فرمایا، جو حج کے لئے جمع کی ہوئی رقم تم نے اس بے سہارا، حیادار عورت کو دے دی۔ اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے تمہارا حج قبول فرمالیا ہے، تمہیں مبارک ہو۔ حضرت عبداللہؒ کی آنکھ کھلی وہ اپنے آپ کو بہت ہشاش بشاش پایا اور اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہا: "عبداللہ تم کتنے خوش قسمت ہو، تمہارے لئے تو یہ حج اکبر سے بھی زیادہ مبارک ہے کہ اس کار خیر کے ذریعے حج کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بھی فیض یاب ہو گئے ہو"

دل بدست آور کہ حج اکبر است

صد ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
شمع اسٹیل فرنیچر
مضبوط اور پائیدار
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون نمبر ۴۱۰۶۰۷

ھُوالشافی
افتخار الاطباء
الحاج حکیم محمد یونس (ایم اے)
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے :- فون ۵۵۱۹۷۵
طبی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ ختم نبوت
سابقہ :- چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ سنہ ۱۹۲۵ء
اوقات مطب
• غرباء کے لئے علاج مفت۔ • طلباء وطالبات کو خاص رعائت۔ • ایلوپیتھی ڈاکٹرز انگریزی علاج سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں۔ • عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے • دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں • بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے نام ہمیشہ صیغہ راز میں رہیگی • عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات با رعائت دستیاب ہیں۔
دواخانہ ختم نبوۃ، ۱د-۵۶ سرکلر روڈ، نزد بنی چوک راولپنڈی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

ربوہ

اس نامراد شہر کی ہیبت مٹائے جا — ربوہ غلط مقام ہے اس کو ہلائے جا
سنتا ہوں قادیاں کا جنازہ نکل گیا — اس کا وجود پاؤں کی ٹھوکر پہ لائے جا
محرابیوں کی پود ہے منقادِ زیر پسر — یہ آ گئے ہیں گور کنارے دبائے جا
اپنے خدا سے مانگ محمدؐ سے انتساب — ان کے حضور عشق کے دیپک جلائے جا
آئے گی موت واقعۃً ایک دن ضرور — پھر موت کیا ہے کچھ نہیں غیرت دکھائے جا
ناموسِ مصطفٰیؐ کا تقاضا ہے ان دنوں — مہر و وفا کے نام پہ گردن کٹائے جا
اسلام سے دغا کا نتیجہ ہے خودکشی — اس پُرفریب دور کے چھکے چھڑائے جا
مت ڈر کسی مسیلمۂ کذّاب سے کبھی — ہر ایک دوں نہاد کو راہ سے ہٹائے جا
حکّامِ کج نہاد کا اب خوف ہیچ ہے — خوفِ خدائے پاک دلوں پر بٹھائے جا
مرزائیوں سے قطع تعلق ہے ناگزیر — ان کے ہر ایک راز کا پردہ اٹھائے جا

شورش قلم کی خارہ شگافی کے زور پہ
نسلِ نوی کو خوابِ گراں سے جگائے جا

شورش کاشمیری